المراة المسلمة

مسلمان عورت

تصنیف :

حضرت صاحبزادہ سید زین العابدین راشدی مدظلہ

ضا اکیڈمی (رجسٹرڈ) لاہور

سلسلہ کتب 245

نام کتاب: ....مسلمان عورت

سن اشاعت: ....رمضان المبارک ۱۴۲۷ھ /نومبر ۲۰۰۶

تحریر: ....صاحبزادہ سید زین العابدین راشدی مدظلہ

ناشر: ....رضا اکیڈمی، لاہور، پاکستان

مطبع: ....احمد سجاد آرٹ پریس موہنی روڈ لاہور۔

ہدیہ: ....دعائے خیر بحق معاونین رضا اکیڈمی

....

اشاعت دوم

نوٹ

بیرونی حضرات بیس روپے کے ڈاک ٹکٹ ارسال کر کے

طلب فرمائیں

اکاؤنٹ نمبر: 938/38 حبیب بینک برانچ وسن پورہ لاہور

رضا اکیڈمی (رجسٹرڈ)

محبوب روڈ۔ رضا چوک۔ مسجد رضا۔ چاہ میراں فون:7650440

نشان منزل

محمد منشا تابش قصوری

''المراۃ المسلمہ''   ''مسلمان عورت'' حضرت صاحبزادہ سید زین العابدین راشدی زید مجدہ خطیب جامع مسجد غوث الاعظم لاڑکانہ (سندھ) کی تازہ تصنیف ہے جس کے ذریعے موصوف نے مسلم معاشرہ میں بے حجابی، بے حیائی، بے راہروی اور بے غیرتی کے جو مناظر دیکھے جاتے ہیں ان کی بڑی اچھی طرح نشاندہی کرتے ہوئے خواتین اسلامیہ کو صراط مستقیم پر گامزن ہونے کی ترغیب دلائی ہے۔

اسلام نے عورت کو جو شان و عظمت عطا کی ہے کسی بھی اور مذہب و مسلک میں اس سے عمدہ تصور نہیں کیا جا سکتا۔ قرآن کریم اور احادیث مبارکہ عورت کی عصمت و عفت پر شاہد و عادل ہے۔ عورت کی زندگی کا ہر مرحلہ اس کی رفعت و منزلت پر دلالت کرتا ہے اگر انہیں سمجھنے کی کوشش کرے۔

عورت کے مرکزی تین روپ ہیں۔ ماں، بیٹی اور بیوی۔ اسلام نے ان تینوں کو اس رنگ میں پیش کیا ہے کہ انسانیت خمیر کا حسن ہی عورت بنتی ہے۔ ماں کے پاؤں میں جنت ہے۔ بیٹی کی ولادت رحمت ہے اور بیوی قبیلہ کی شان و شوکت کا مظہر ہے۔ اسلام سے قبل عورت کی حالت ناگفتہ بہ تھی۔

نبی کریم ﷺ نے جب عرب معاشرہ میں صنف نازک کی مظلومیت کو ملاحظہ فرمایا تو آپ نے اعلانیہ فرمایا مرد اور عورت ایک ہی اصل اور جوہر سے ہیں اس لیے مردوں کو چاہیے عورت کو کمزور سمجھ کر اس پر محض حکم نہ چلائے بلکہ منتقم حقیقی کی گرفت سے ڈرے جس نے دونوں کو ایک جان سے پیدا فرمایا۔

اللہ تعالی جل و علی نے تمام روحانی مدارج فلاحی اخروی میں عورتوں کو مردوں کے پہلو بہ پہلو رکھا اور اس میں کسی قسم کی تفریق نہیں فرمائی۔ نجات اخروی اور فلاح عقبیٰ کا مرد اجارہ دار نہیں۔ ہر دو میں وہی زیادہ مستحق تکریم و توقیر ہے جو اتقاء و پرہیز گاری میں بڑھ کر ہے۔ فطری و جسمانی کمزوریاں اور تخلیقی خامیاں عورت کی ذلت کا باعث نہیں بلکہ اس کی نزاکت کا روشن باب ہیں جن کا پایا جانا فاطر فطرت اور قادر قدرت نے عورت کے لیے ضروری سمجھا۔

اگر یہ نازک پہلو عورت میں نہ ہوتا تو وہ چراغ خانہ نہ بن سکتی۔ قدرت نے جو مراتب و مدارج اسے عطا فرمائے ہیں۔ ماں، بیٹی اور بیوی کی تینوں حیثیتوں کو نبی کریم ﷺ نے اپنے ارشادات میں بالوضاحت فرمایا یہاں ہر ایک حیثیت کا اجمالی تذکرہ کیا جاتا ہے تاکہ عورت جب ان مراحل سے گزرے تو اپنے اس شعبے اور منصب کے تحفظ کی کوشش کرے۔

ماں :

سوسائٹی میں عورت کی ایک اہم اور بنیادی حیثیت ماں کی ہے۔ جتنی اہمیت اور جتنا احترام کرنے کا حکم نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے وہ نہایت بلند ڈگری سے مترادف ہے۔ قرآن کریم نے والدین کو "ربیانی صغیرا" چھوٹے رب کے کلمہ سے متعارف کرایا۔ ان کے ساتھ یہاں تک بھلائی کا سلوک کریں کہ تکالیف دہ امور کے باعث بھی والدین کے سامنے "اف" کا حرف زبان پر نہ لائیں۔ پھر سختی سے گفتگو کا تو تصور ہی محو ہو کر رہ جاتا ہے۔ نرمی، عاجزی، انکساری، تواضع سے پیش آنے کی تاکیدیں نیز ان کے لیے دعاؤں کی تعلیم، سبحان اللہ! کیا شان ہے ماں باپ کی۔

نبی کریم ﷺ نے اس باغ عاشرہ میں کس پیار سے ماں کی عظمت کو اجاگر فرمایا، ارشاد ہوتا ہے لوگو! دیکھو جنت تو تمہاری ماں کے قدموں میں ہے۔ بیان کرتے ہیں ایک شخص نے آپ کی خدمت میں عرض کیا یارسول اللہ ﷺ! میں نے اپنی بوڑھی والدہ کو اپنے کندھوں پر بٹھا کر سات حج کرائے ہیں کیا میرے اس عمل سے ماں کا حق ادا ہوا؟

سید عالم ﷺ نے فرمایا ابھی تو تم اس ایک شب کا حق بھی ادا نہیں کر پائے جس میں سخت سردی تھی تمہارے نیچے کپڑا تر ہو گیا تھا مگر تیری والدہ نے تجھے سوکھی طرف کیا اور خود گیلی طرف لیٹ رہی تا کہ تجھے تکلیف نہ ہو،

ایک اور شخص عرض گزار ہوا، یارسول اللہ ﷺ میں نے عرب کے فلاں ریگستانی علاقہ میں اپنی بوڑھی ماں کو کندھوں پر بٹھا کر عبور کرایا تھا، کیا میں نے اپنی ماں کا حق ادا نہیں کیا؟ حالانکہ گرم ریت کے باعث میرے پاؤں میں آبلے پڑ گئے تھے۔

آپ نے فرمایاہاں ممکن ہے اللہ تعالیٰ تیری اس خدمت کو تیری ماں کے کسی درد کے چھوٹے سے جھٹکے کے عوض قبول فرمالے جو تیری پیدائش کے وقت اس نے برداشت کے تھے۔

نبی کریم ﷺ اپنی رضاعی ماؤں کا بے حد احترام فرمایا کرتے نیز یہ روح پرور اور ایمان افروز واقعہ بھی پڑھیے جوماں کی عظمت ورفعت کو چار چاند لگارہاہے۔وہ کچھ اس طرح ہے کہ آپ نے والدہ کی عزت واحترام کے بیان میں فرمایامیرے صحابہ!

جب تم مصر فتح کرو تو مصریوں کو تکلیف نہ پہنچانا،بلکہ ان کے ساتھ نرمی کا سلوک روارکھنااس لیے کہ حضرت اسماعیل علیہ السلام کی والدہ ماجدہ حضرت حاجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا مصری تھیں۔

چنانچہ آپ کے ارشاد کے مطابق وہ وقت بھی آیاکہ مصر فتح ہوا۔ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے مصریوں کے ساتھ عمدہ سلوک کا مظاہرہ کیا۔ایک پادری نے نرمی کی وجہ دریافت کی توصحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے فرمایاہمارے نبی حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے فرمایا تھاحضرت سیدہ حاجرہ

رضی اللہ عنہا کی نسبت کا احترام کرتے ہوئے مصریوں کے ساتھ بے حد مہربانی سے پیش آنا۔

یہ سنتے ہی پادری پکار اٹھا بے شک حضرت محمد ﷺ اللہ تعالی کے سچے نبی اور رسول ہیں۔ نبی کے سوا کوئی اور ہستی عورت کا اتنا احترام نہیں کر سکتی۔

بیٹی:

عورت کا دوسرا روپ بیٹی کی صورت میں ہے۔ حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا فرماتی ہیں نبی کریم ﷺ نے فرمایا اللہ تعالی نے جسے لڑکیاں عطا کیں اور وہ شخص ان کی با حسن وجوہ پرورش کرے تو وہ لڑکیاں اس کے لیے دوزخ کے درمیان آڑ ثابت ہونگی نیز فرمایا جسے اللہ تعالی نے بیٹیاں عطا کیں اور اس نے ان کی اچھی تربیت، پرورش کی، جنت میں وہ اور میں ان دو انگلیوں کی طرح قریب ہوں گے۔ نیز فرمایا جسے اللہ تعالی لڑکی عطا کرے اور وہ اسے لڑکوں کی طرح پالے پوسے، اس پر لڑکوں کو ترجیح نہ دے، وہ جنتی ہے۔ نیز فرمایا جب باپ بازار سے کوئی کھانے پینے کی چیزیں لائے اور تقسیم کرنے لگے تو ابتداء بیٹی سے کرے اس لیے کہ جو بیٹی کو خوش رکھتا ہے اس پر اللہ تعالی خوش ہوتا ہے اور اس پر دوزخ حرام اور جنت حلال ٹھہراتا ہے۔

نبی کریم ﷺ سیدہ فاطمہ خاتون جنت رضی اللہ تعالی عنہا کے لیے

استقبال فرماتے۔ ہاتھ چومتے اور اپنی جگہ پر بٹھاتے۔ کیا اس سے زیادہ عزت کسی مذہب میں لڑکی کے لیے ممکن ہے۔ اس کے علاوہ اسلام نے لڑکی کو وراثت میں حق دار ٹھہرایا۔ مسلمان خواتین کو سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی سیرت سے سبق لینا چاہیے جنھوں نے اس شان سے پردے کا اہتمام فرمایا کہ میدان حشر میں اعلان ہو گا۔ محشریو! اپنی نظروں کو جھکا لو، میرے حبیب نبی کریم محمد مصطفیٰ ﷺ کی صاحبزادیوں کا گزر ہونے والا ہے۔

حضرت شعیب علیہ السلام کی صاحبزادیاں:

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے مصر سے مدین کی طرف ہجرت اختیار کی تو ایک ایسے مقام پر پہنچے جہاں لوگ اپنے جانوروں کو کنویں سے پانی پلا رہے تھے۔ وہاں آپ نے ایک طرف دو عورتوں کو پردے میں کھڑے دیکھا جو اپنے جانوروں کو روک رہی تھیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام ان سے مخاطب ہوئے، کیا معاملہ ہے آپ پانی کیوں نہیں پلا رہیں؟ وہ کہنے لگیں جب تک چرواہے اپنے جانوروں کو پانی نہ پلا لیں ہم نہیں پلا سکتیں۔ ہمارے والد ماجد نہایت بوڑھے ہو چکے ہیں جس کے باعث یہ کام ہمیں سرانجام دینا پڑتا ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے دوسرے کنویں کا بھاری بھرکم پتھر ایک طرف کر دیا اور صاحبزادیوں کی بکریوں کو خوب پانی سے سیراب کرا یا۔ جب صاحبزادیاں جلدی گھر واپس آئیں تو حضرت شعیب علیہ السلام نے اپنی بچیوں سے فرمایا آج تم جلدی واپس آگئی ہو؟ تو

انہوں نے تمام ماجرا کہہ سنایا۔ حضرت شعیب علیہ السلام نے فرمایا تم میں سے ایک جائے اور انہیں بلا لائے۔ فجاء ته احدهما تمشی علی استحیاء قالت ان ابی یدعوک و الایة تو ان دونوں میں سے ایک اس کے پاس آئی، شرم سے چلتی ہوئی۔ بولی میرا باپ تمہیں بلاتا ہے کہ تمہیں مزدوری دے اس کے جو تم نے ہمارے جانوروں کو پانی پلایا ہے!

القصہ حضرت موسیٰ علیہ السلام حضرت شعیب علیہ السلام کے پاس آئے تو صاحبزادی نے اپنے والد ماجد سے عرض کیا۔ ابا جان! انہیں نوکر رکھ لیں۔ بے شک یہ طاقت ور اور امین ہے۔ حضرت شعیب علیہ السلام نے اپنی صاحبزادی سے دریافت فرمایا تمہیں اس کی قوت و طاقت اور امانت داری کا کیسے علم ہے؟ اس نے عرض کیا قوت تو اس سے ظاہر ہے کہ انہوں نے تنہا کنویں سے پتھر اٹھایا جس کو دس آدمی نہیں اٹھا سکتے تھے اور امانت اس سے ظاہر ہے کہ انہوں نے ہمیں دیکھ کر سر جھکا لیا اور نظر نہ اٹھائی نیز پھر ہم سے کہا کہ تم پیچھے پیچھے چلو ایسا نہ ہو کہ ہوا سے تمہارا کپڑا اڑے اور بدن کا کوئی حصہ نمودار ہو۔ یہ سن کر حضرت شعیب علیہ السلام نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے فرمایا میں چاہتا ہوں کہ اپنی دونوں بیٹیوں میں سے ایک تمہیں بیاہ دوں اس مہر پر کہ آٹھ سال تک میری ملازمت کرو اگر دس سال پورے کریں تو یہ تمہاری طرف سے ہیں۔

اس قرآنی واقعہ میں بہت سے مسائل اجاگر ہو رہے ہیں۔ اجنبیہ

عورت کو تکلیف میں دیکھ کر اس کی مدد کرنا نیز اس کے ساتھ اس انداز میں چلنا جائز ہے کہ پردے کی عظمت برقرار رہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ اگر شرعی مجبوری کے باعث اپنے جانوروں کی حفاظت و صیانت اور چارے وغیرہ کے لیے عورت کو باہر بھی جانا پڑے تو اس انداز میں رہے جیسے حضرت شعیب علیہ السلام کی صاحبزادیاں۔

بیوی :

عورت کی ایک اہم حیثیت بطور بیوی کے بھی ہے اور اسی حیثیت میں عورت کی مظلومیت آشکار ہے۔ اس لیے قرآن کریم میں جو اس سلسلہ میں پہلا حکم نازل ہوا یہ ہے کہ بیوی موجب تسکین ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تمہاری جنس سے تمہارے لیے تمہاری بیویاں بنادیں تاکہ تم ان سے تسکین پاؤ اور اسی نے تمہارے درمیان الفت اور محبت پیدا فرمائی۔ ان کے ساتھ بھلائی کا سلوک کرو اور ان کو وہی کھلاؤ جو تم خود کھاتے ہو اور وہی پہناؤ جو تم پہنتے ہو۔ ان کے ساتھ سختی سے پیش نہ آؤ، نرمی اختیار کرو۔ وہ تمہارے ترکہ میں چوتھائی حصہ کی حقدار ہیں اگر ان سے اولاد نہ ہو تو وہ آٹھویں حصہ کی مالکہ ہو گی۔ وہ تمہارے لباس اور تم ان کے لباس ہو۔

نبی کریم ﷺ کی تشریف آوری سے عورت کے مقدر چمک اٹھے۔ اس کی قسمت بیدار ہوئی۔ عورت کے بھاگ جاگے۔ جسے ذلیل سمجھا جاتا تھا اسے عزت کا ارفع مقام ملا۔

حقیقتاً بیوی مرکزی حیثیت رکھتی ہے جب تک اولاد نہ ہو محض بیوی ہے اور جب اولاد ہوئی تو ماں کی عظمت کا تمغہ سجایا اور جب تک نکاح کے بندھن میں نہ آئی تھی تو بیٹی سے متعارف تھی لہذا بیوی کو صرف بیوی کی حیثیت سے ہی نہیں سوچنا چاہیے بلکہ بیٹی اور ماں کے مدارج و مراتب کا تحفظ بھی ملحوظ خاطر رکھنا ہوگا۔

مگر دیکھا گیا ہے کہ آج کل بے حجابی کے دور نے ماں، بیٹی، بیوی کو مقابل میں لا کھڑا کیا ہے۔ کسی پروگرام، بیاہ، شادی، خوشی یا غمی کی تقریب میں جانا ہو تو ایک دوسری کے مقابلہ میں اپنے آپ کو سجاتی ہیں۔ سکول اور کالج میں اگر ماں، بیٹی معلمات کی صف میں شامل ہوں تو ایک دوسری سے بڑھ کر بے حجابی، عریانی بلکہ بے غیرتی کا مظاہرہ کرتی ہیں۔ انہیں اپنے مسلمان ہونے کا احساس تک نہیں رہتا کہ ہمیں اسلامی احکام کا بھی کچھ پاس ولحاظ رکھنا ہے۔

مغربی تقلید نے مرد کے دماغ کو بھی ماؤف کر دیا ہے وہ اپنی بیوی، بیٹی بلکہ ماں تک کے لیے عریانی کے سامان بہم پہنچاتا ہے تاکہ سوسائٹی میں عزت رہ جائے۔ اس کی عقل پر پردے پڑ چکے ہیں۔ جسے وہ عزت سمجھ رہا ہے وہی عزت بازاروں میں تار تار ہوتی نظر آتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے مقام اور فرائض کو سمجھنے کی توفیق مرحمت فرمائے۔

حضرت صاحبزادہ سید زین العابدین زید مجدہ نے بڑے درد بھرے

انداز میں موجودہ مسلمان عورت کی بے حجابی و بے راہ روی کو محسوس کرتے ہوئے یہ عمدہ کتاب ترتیب دی ہے۔ اسے پڑھیے اور عمل کی راہ اپنائیے۔
اللہ تعالیٰ موصوف کی اس قلمی خدمت کو قبول فرمائے۔ آمین

فقط

محمد منشاء تابش قصوری

مدرس جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور

خطیب مرید کے (شیخوپورہ)

۱۲ ربیع الاول ۱۴۲۱ھ

فہرست

	مضامین	صفحہ
۱۔	اے بے پردہ عورت (نظم)	1
۲۔	انتساب	4
۳۔	سبب تالیف	5
۴۔	یاد رکھیے!	6
۵۔	قرآنی پردہ	7
۶۔	گھروں میں ٹھہری رہو	9
۷۔	امہات المومنین سے پردہ	11
۸۔	پردہ کی ابتداء کب ہوئی	12
۹۔	مومن عورت کا فاسقہ عورت سے پردہ	13
۱۰۔	خاندان میں کن کن سے پردہ نہیں	17
۱۱۔	لباس کیسا ہونا چاہیے	18
۱۲۔	گھر سے چند صورتوں میں نکلنا جائز ہے	18
۱۳۔	دعا رد ہونے کی وجہ	20
۱۴	نگاہ کی حفاظت	20
۱۵۔	نابینا سے پردہ	25
۱۶۔	غیر مرد سے پردہ	26

صفحہ	مضامین	
27	میدان جنگ میں پردہ	۱۷۔
27	حرم شریف میں پردہ	۱۸۔
28	عورت اللہ تعالی کی نعمت ہے	۱۹۔
30	عورت چھپانے کی چیز	۲۰۔
32	پردہ، سیدہ خاتون جنت کی نظر میں	۲۱۔
34	پردہ، صدیقہ کائنات کی نظر میں	۲۲۔
37	خواتین کو مسجد نبوی سے منع کیا گیا	۲۳۔
38	جسے حیا نہیں اس میں ایمان نہیں	۲۴۔
39	پہلی نظر معاف	۲۵۔
39	بے غیرت جنت میں نہیں جائے گا	۲۶۔
40	صحابی کی غیرت	۲۷۔
41	عریاں پھرنے والی عورتیں ہرگز جنتی نہیں	۲۸۔
41	عریانیت دکھانے والیاں لعنتی ہیں	۲۹۔
42	اجنبیہ عورت کے ساتھ تیسرا شیطان	۳۰۔
42	شوہر کے سامنے اجنبی عورت کی تعریف نہ کیجئے	۳۱۔
43	اجنبیہ عورت سے بچیئے!	۳۲۔
44	پیغمبر اسلام نے عورت سے مصافحہ نہیں کیا	۳۳۔

مضامین	صفحہ
۳۴۔ عورت حج پر بغیر محرم کے نہیں جاسکتی	47
۳۵۔ فتنہ عورت سے بچئے	48
۳۶۔ اپنی عورتوں کو ناچنے سے بچائیں ورنہ...	48
۳۷۔ زن پرستی	49
۳۸۔ رضا نفس دشمن ہے دم میں نہ آنا	50
۳۹۔ باحیا پردہ نشین خاتون	55
۴۰۔ جس پر کبھی نامحرم کی نظر نہ پڑی	56
۴۱۔ بہترین خاتون	56
۴۲۔ جنتی خاتون	57
۴۳۔ جنت میں کم عورتیں	57
۴۴۔ میاں بیوی کے تعلقات	58
۴۵۔ شادی کا مطلب بے حیائی نہیں	59
۴۶۔ بے پردگی کی سزائیں	60
۴۷۔ لڑکیوں کی دینی تربیت کیجئے	61
۴۸۔ فطرتی میک اپ	64
۴۹۔ بچوں کی پرورش	65
۵۰۔ نئی تہذیب کے انڈے ہیں گندے	70

مضامین		صفحہ
۵۱۔	انتخاب داماد	72
۵۲۔	پردہ، ڈاکٹر اقبال کی نظر میں	73
۵۳۔	ماں کا دودھ بچہ کے لیے اللہ کی طرف سے رزق ہے	78
۵۴۔	ماں کے دودھ کے متعلق جدید تحقیق	80
۵۵۔	ایک بے پردہ عورت کی کہانی	81
۵۶۔	غیرت مند خواتین کا کردار	83
۵۷۔	جہنم کو بھر دیں گے شاعر ہمارے	85
۵۸۔	جنسیت آگ کا دریا ہے	86
۵۹۔	اے مسلم عورت!	89
۶۰۔	آسیب سے بچنے کی تدابیر	91
۶۱۔	نظر بد سے محفوظ رہیے	93
۶۲۔	راشدی صاحب کی دیگر تصانیف	95

اے بے پردہ عورت!

از: رمزی امروہوی

یہ تیری بے حجابی آئینہ ہے بے حیائی کا
تو خود کو چاہ غیرت میں گرا لیتی تو اچھا تھا

یہ تیرا چہرہ عریاں جو مرکز ہے نگاہوں کا
سیاہی کا غلاف اس پہ چڑھا لیتی تو اچھا تھا

یہ پوڈر یہ لونڈر لپ سٹک اور یہ کریم افشاں
اگر تو راکھ چہرہ پر جما لیتی تو اچھا تھا

یہ لپ سٹک تیرے ہونٹوں پہ رنگ افزا تو ہے لیکن
تو ان ہونٹوں کو دانتوں میں چبا لیتی تو اچھا تھا

پسند آئی ہے تجھ کو نیو کٹ بالوں کی آرائش
سرے سے تو اگر سر کو منڈا لیتی تو اچھا تھا

یہ عریاں سر گلا، سینہ یہ ننگی پنڈلیاں بازو
تو عریانی کلب کا راستہ لیتی تو اچھا تھا

تیری نامحرموں سے بے جھجک باتیں ملاقاتیں
زبان و چشم پر تالے لگا لیتی تو اچھا تھا

نہیں اک شان بھی بیٹی بہو ماں بہن بیوی کی
تو ان رشتوں سے ہی رشتہ تڑا لیتی تو اچھا تھا

نسائیت کے جوہر کو ملایا خاک میں تو نے
اگر تو خاک میں خود کو ملا لیتی تو اچھا تھا
تو اب عورت نہیں اے بے حجاب و بے نقاب عورت
تجھے موت اپنے دامن میں چھپا لیتی تو اچھا تھا

O

مسلم عورتوں کے ان حالات پر بے حد دکھ ہوا کہ ہمارا معاشرہ کیا سے کیا بنتا جا رہا ہے۔ آج کے دور میں نہ صرف نئے مسلم بلکہ وہ خاندانی لوگ (سادات، صدیقی، فاروقی، عثمانی، علوی، انصاری وغیرہ) جن کا کبھی ''پردہ عورت'' ضرب المثل تھا۔ آج ان کی بہو بیٹیاں عریاں پھرتی نظر آتی ہیں۔ ٹی وی پر آنا اور اخبارات میں تصاویر چھپوانا فیشن بن گیا ہے۔ دن بدن غیرت مٹتی جا رہی ہے اور بے غیرتی کا نام ''ترقی و آزادی'' رکھا گیا ہے۔

موجودہ تشویشناک معاشرتی صورت حال میں جو لوگ دیندار سمجھے جاتے ہیں وہ بھی اپنے گھر والوں کی دینی اصلاح و تربیت سے بالکل بے فکر ہو کر بیٹھ گئے ہیں۔ اگر آپ اپنے گرد و پیش کا جائزہ لیں تو ایسی بیسیوں مثالیں آپ کو نظر آجائیں گی کہ ایک سربراہ خاندان اپنی ذات میں بڑا نیک و دیندار انسان ہے۔ صوم و صلوۃ کا پابند ہے اور دینی صورت و سیرت کا حامل ہے لیکن اس کے گھر کے دوسرے افراد پر نگاہ ڈالیے تو ان میں اوصاف کی کوئی جھلک خوردبین لگا کر بھی نظر نہیں آتی۔ ان حالات نے متاثر کیا کہ پردہ عورت پر اپنی طرف

سے کتاب لکھ کر اپنی ذمہ داری کو پورا کروں جس کے سبب قرآن وسنت سے چند احکامات امر ونہی، سلف الصالحین کے پر اثر واقعات وروشن مثالیں اس جذبہ سے جمع کیے ہیں کہ مسلم عورتیں پڑھیں، سمجھیں اور عمل کریں۔ ان واقعات سے عبرت پکڑیں

کہتا ہوں وہی بات سمجھتا ہوں جسے حق
میں زہر ہلاہل کو کبھی کہہ نہ سکا قند

اللہ تعالی ہم سب کا حامی وناصر ہو۔

۷ ذوالحج ۱۴۱۹ھ

صاحبزادہ سید محمد زین العابدین
جاروب کش
آستانہ عالیہ مسجد غوث اعظم
مولانا بلبل سندھ روڈ، لاڑکانہ،
سندھ، پاکستان۔
پوسٹ کوڈ نمبر ۷۷۱۵۰

انتساب

ان بنات اسلام کے نام جنہیں حیاو حجاب عزیز ہے۔ جو آج کے دور میں عزت، عصمت اور پاکدامنی وپارسائی کا نمونہ ہیں جو شرافت و غیرت کو شرعی پردہ کے حصار میں سینوں سے لگائے بیٹھی ہیں۔

اللہ تعالی عزوجل مسلم خواتین کو حوا کی عفت مآب بیٹیوں کے نقش قدم پر چلائے۔

اور ہم سب کو حق و حقانیت پر ثابت قدم رکھے۔ آمین!

صلی اللہ علی سیدنا محمد و الہ وسلم

راشد غفر لہ الھادی

لاڑکانہ

سبب تالیف

چاہتا ہے چین و اطمینان گر
چل رسول اللہ کی تعلیم پر

نوجوان کنواری کالج کی تعلیم یافتہ لڑکیوں میں دن بدن پردہ اٹھتا جا رہا ہے۔ پردہ سے آزاد، بن سنور کر پھرتی رہتی ہیں:

طاق دل میں چراغ انگریزی
سر کے اندر دماغ انگریزی
چال انگریزی ڈھال انگریزی
جسم کا بال بال انگریزی

بے پردگی معاشرے کا ناسور بنتا جا رہا ہے:

برقع و چادر کبھی تھے ستر پوش
اب دوپٹہ بھی ہوا ہے بار دوش

اسکولوں کالجوں میں نہ دینی تعلیم و تربیت ہے نہ لڑکیوں کو ان کے فرائض، حقوق، مسائل طہارت، حیض و نفاس، پردہ، حیاء و شرم سکھایا جاتا ہے۔ نصابی کتابوں میں انگریزوں کی پوئم تو پڑھائی جاتی ہے لیکن پاک پیغمبر ﷺ کی ازواج مطہرات امہات المومنین، بنات مصطفیٰ (ﷺ) اور صحابیات کی سیرت پردہ شرم و حیا پر مبنی تعلیمات نہیں دی جاتی۔ یہی سبب ہے کہ کالج میں پڑھنے والیوں میں اکثر شرم و حیاء و پردہ اڑ جاتا ہے۔ اکبر الہ آبادی نے سچ کہا ہے!

یوں قتل سے بچو کہ وہ بدنام نہ ہوتا
افسوس کہ فرعون کو کالج کی نہ سوجھی

یادرکھئے!

☆ طبلے کی تھاپ پر، باجے کی آواز پر

☆ سرنگی کی کیں کیں پر

☆ گھنگھروں کی جھنکار پر

☆ رنڈیوں کے گانے کی آواز پر

☆ جھومنے والی ماؤں کے بطن سے

خالد بن ولید، محمد بن قاسم، طارق بن زیاد (مجاہدین اسلام) پیدا نہیں ہوتے۔ بلکہ بدکار، خطاکار، گلوکار، موسیقار، ہدایت کار اور اداکار ہی پیدا ہوتے ہیں۔

ٹی وی اور ہیروئن

- ٹی وی : قومی غیرت کا خاتمہ ہے، مسلم قوم کے لیے قلبی ٹی بی ہے
- ہیروئن : (اداکارہ) اصل حقیقت میں مسلم قوم کی نظروں میں ہیروئین (بدترین نشہ / خودکشی) سے بھی ہزار درجہ بدترین ہیں۔
- ہیروئن : مسلم معاشرہ کی غیرت کو دیمک کی طرح چاٹ رہی ہے

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله رب العالمين والعاقبة للمتقين والصلوة والسلام

علی رسوله محمد و اله واصحابه واهل طاعته اجمين O

اللہ تعالے قرآن مجید میں فرماتا ہے:

ا۔ وقل للمؤمنت............ من زينتهن ط (پ۱۸ع۱۰)

ترجمہ: اور مسلمانو! عورتوں کو حکم دو کہ اپنی نگاہیں کچھ نیچی رکھیں اور اپنی پارسائی کی حفاظت کریں اور اپنا بناؤ نہ دکھائیں مگر جتنا خود ہی ظاہر ہے۔ اور دوپٹے اپنے گریبانوں پر ڈالے رہیں اور اپنا بناؤ سنگھار ظاہر نہ کریں۔ مگر اپنے شوہروں پر یا اپنے باپ یا شوہروں کے باپ یا اپنے بیٹے یا شوہروں کے بیٹے یا اپنے بھائی یا اپنے بھتیجے یا اپنے بھانجے یا اپنے دین کی عورتیں یا اپنی کنیزیں جو اپنے ہاتھ کی ملک ہوں یا نوکر بشرطیکہ شہوت والے مرد نہ ہوں یا وہ بچے جنہیں عورتوں کی شرم کی چیزوں کی خبر نہیں (یعنی کم سن بچے)۔ اور زمین پر پاؤں زور سے نہ رکھیں کہ ان کا چھپا ہوا سنگھار جانا جائے۔

اس آیت کریمہ سے معلوم ہوا کہ محرم اپنے دین کی عورتیں، اپنی کنیزہ، اپنا ایسا نوکر جو شہوت والا نہ ہو اور نا سمجھ بچوں کے علاوہ غیروں پر عورتوں کو اپنا بناؤ سنگھار ظاہر کرنا اور ان کے سامنے بے حجاب ہونا حرام ہے۔

اور یہ بھی معلوم ہوا کہ عورتیں گھر کے اندر چلنے پھرنے میں بھی پاؤں اس قدر آہستہ رکھیں کہ ان کے زیور کی جھنکار نہ سنی جا سکے لہذا عورتوں کو باجے دار جھانجھن نہ پہننا چاہیے۔ (معارف القرآن ص ۴۴)

عورتوں کو چاہیے کہ اپنے دوپٹوں کے اپر کی اوڑھنی سے بکل مار لیں تاکہ سینے اور گلے کا زیور چھپا رہے۔ کیونکہ خمیر اس کپڑے کو کہتے ہیں جو ہر چیز کو ڈھانپ لے۔ حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ اپنی چادر سے منہ اور گلا ڈھانپ لو۔ (تفسیر ابن کثیر سورہ نور بحوالہ قرآنی پردہ)

۲۔ یایھا النبی قل لا زواجک وبنتک ونساء المؤمنین یدنین علیھن من جلا بیبھن ذالک ادنی ان یعرفن فلا یؤذین ط (الاحزاب)

ترجمہ : اے نبی! ﷺ اپنی بیویوں، بیٹیوں اور مسلمانوں کی عورتوں کو حکم دیں کہ وہ (بضرورت شرعی گھر سے نکلتے وقت) اپنی چادروں کا کچھ حصہ اپنے اوپر لٹکائے رکھیں۔ یہ اس سے نزدیک تر ہے کہ ان کی پہچان ہو تو ستائی نہ جائیں۔

جلابیب، جلباب کی جمع ہے اور جلباب دوپٹے سے بڑے کپڑے کو کہتے ہیں۔ حضرت سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالے عنھا فرماتے ہیں : جلباب سے مراد ہر وہ کپڑا ہے جو عورت کو اوپر سے لیکر نیچے تک ڈھانپ دے۔ (تفسیر ابن کثیر)

مفسر قرآن علامہ السید محمود آلوسی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں:
حاصل معنی یہ ہے کہ آیت میں علیھن کا لفظ استعمال ہوا ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ "علی جمیع اجسادھن "یعنی چادروں کو اپنے پورے جسم کے اوپر اوڑھے رکھیں۔ (تفسیر روح المعانی جلد ۸ ص ۸۸)

مطلب یہ ہے کہ یا تو درمیانی قسم کی چادر ہو یا برقعہ ہو جس سے چہرہ اور پورا جسم ڈھانپا جا سکے۔ اس مقصد کے لیے آجکل استعمال ہونے والے ٹوپی والے برقعے جن میں آنکھوں کے مقام پر جالی لگی ہوتی ہے زیادہ بہتر ہیں۔

علامہ زمخشری "یدنین" کی تفسیر میں لکھتے ہیں یعنی اپنی چادروں کو اوپر ڈھیلا چھوڑ دو اور اس سے اپنے چہروں اور کندھوں کو چھپالو۔

علامہ ابو حیان فرماتے ہیں: ہمارے ہاں اندلس میں مسلمان خواتین اس طرح پردہ کرتی ہیں کہ سارا چہرہ چھپا ہوا ہوتا ہے صرف ایک آنکھ کھلی ہوتی ہے۔ (تفسیر ضیاء القرآن)

گھروں میں ٹھہری رہو

۳۔ وقرن فی بیوتکن ولا تبرجن تبرج الجاهلیة الاولی (الاحزاب)

ترجمہ: اور تم اپنے گھروں میں ٹھہری رہو اور پرانی جاہلیت (زمانہ کفر) کی بے پردگی کی طرح بے پردہ نہ رہو۔

اس آیت کریمہ کی تفسیر میں علامہ خازن رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں: وقرن فی بیوتکن یعنی گھروں کو تم لازمی پکڑو اور کہا گیا ہے کہ وقار سے امر کا صیغہ ہے یعنی تم وقار والی اور سکون والی ہو جاؤ۔ ولا تبرجن تبرج۔ تبرج کا معنی ہے "تکسر" یعنی ٹوٹ ٹوٹ کر چلنا۔ یعنی جاہلیت کے دور کی عورتوں کی طرح ناز وادا سے مٹکتی نہ چلو۔ بعض نے کہا ہے کہ تبرج کے معنی "اظہار زینت" اور اپنی خوبیوں کو مردوں کے سامنے ظاہر کرنا ہے۔

(تفسیر خازن جلد ۳ ص ۴۶۷)

یعنی عورتوں کا گھروں سے نکلنا اور مردوں کے سامنے چلنا ہی جاہلیت کی نشانی ہے (جاہلیت کہتے ہیں قبل اسلام زمانہ کفر کو) اس لئے عورتوں پر لازم ہے کہ وہ اپنے گھروں میں ہی رہیں اور اگر کوئی ضرورت ایسی آپڑے جس کے باعث مجبوراً انہیں گھروں سے باہر نکلنا پڑے تو زیب و زینت سے بچتی ہوئی مکمل پردہ کر کے گھر سے باہر نکلیں۔

عورتیں اگر (کسی خاص ضرورت وحاجت شرعی سے) باہر نکلیں تو انہیں چاہیے کہ سادہ و میلا لباس پہنیں۔ (تاکہ انکی طرف کسی کی آنکھ نہ اٹھے جیسا کہ شوخ و تنگ لباس، میک اپ باریک کپڑوں اور نیلے کالے فینسی تنگ وخوشنما برقعوں کی طرف نگاہیں اٹھتی ہیں) (ابوداؤد)

جسٹس محمد کرم شاہ الازہری رحمتہ اللہ علیہ رقمطراز ہیں: اسلام سے پہلے عورتیں سر پر جو کپڑا ڈالتی تھیں اس کے پلو اپنی پشت پر لٹکا دیا کرتی تھیں۔ اس طرح ان کی گردن، کان اور منہ وغیرہ ظاہر رہتے تھے۔ آیت نے

حکم دیا کہ سر پر جو اوڑھنی اوڑھو اس کے پلؤوں کو پشت پر پیچھے نہ پھینک دو بلکہ انہیں اپنے گریبانوں پر ڈال دو تاکہ تمہارے سینے، گردن وغیرہ لوگوں کی نظروں سے چھپ جائیں۔ (تفسیر ضیاء القرآن)

اس سے ثابت ہوا کہ محض سینے پر کپڑا ڈال لینا ہی کافی نہیں جیسا کہ آج کل خواتین کا فیشن ہے۔ بلکہ یہ سینے پر ڈالا ہوا کپڑا موٹا بھی ہو اور یہ سر سے ہو کر منہ گردن اور سینہ کو چھپالے جیسا کہ ہمارے ہاں ٹوپی والا برقعہ سلف سے مرجع ہے۔

امہات المؤمنین سے پردہ

واذا سالتموهن متاعا فسئلوهن من ورآء حجاب ط

(الاحزاب)

ترجمہ: جب تم نبی ﷺ کی بیویوں سے کوئی سامان مانگو تو پردے کے پیچھے سے مانگو۔

معلوم ہوا کہ حضور پاک ﷺ کی ازواج پاک اگرچہ مسلمانوں کی مائیں ہیں مگر پردہ واجب۔ لہذا مرشد یا استاد کی بیوی مرید اور شاگرد سے پردہ کرے۔ جب ان پاکباز بیویوں کو اس پاکیزہ، جماعت صحابہ سے پردہ کرایا گیا تو اب مسلمانوں کو بڑی احتیاط کرنی چاہیے۔

○

پردہ کی ابتداء کب ہوئی!

پردہ کا سب سے ابتدائی حکم ۵ھ میں نازل ہوا جب حضور نبی کریم ﷺ نے ام المومنین حضرت سیدہ زینب رضی اللہ عنہا سے عقد فرمایا تو ارشاد باری تعالے ہوا کہ مومن بغیر اجازت کے نبی کریم ﷺ کے گھر میں داخل نہ ہوں اور ضروریات کے لئے پس پردہ سوال کریں۔ جس کی تکمیل و تعمیل کے لئے حضور نبی کریم ﷺ نے تمام ازواج مطہرات کے دروازوں پر پردے ڈلوادیئے۔ اور غیر محرموں کو اندر آنے سے منع فرمادیا۔ اس حکم کے بعد ازواج مطہرات باہر نہیں نکلتی تھیں اور کشف چہرہ (یعنی منہ کھلا رکھنے) کی ممانعت تو ہو ہی چکی تھی۔ اب اظہار شخصیت کی بھی اجازت نہ دی۔

اسلامی احکام سے معلوم ہوتا ہے کہ مرد اور عورت دونوں کے لئے پردہ و ستر پوشی ضروری ہے۔ مرد کے لئے ناف سے زانو تک چھپانا ستر میں داخل ہے اور باقی بدن کا چھپانا اس کی تکمیل ہے۔ اور عورت کے لئے تمام بدن ڈھانپنا واجب ہے اور مکان کے اندر پردہ نشین ہونا اس کی تکمیل ہے۔ عورت کا مکان کے اندر رہنا ایسا ہے جیسے مرد کا تمام بدن پر کپڑا پہننا اور اس کا باہر پھرنا ایسا ہے جیسے مرد کا صرف ایک کچھا یا نیکر پر اکتفا کرنا۔ جب اسلامی احکام میں ٹخنوں پر نظر پڑنا بھی تقرب زنا فرمایا جائے تو بتایئے عورت کا ننگے منہ پھرنا کیا ہوگا۔

الغرض جسم کی بناوٹ، بالوں کی درازی، قوت واہمہ کی زیادتی،

گردن کی باریکی، حیض و نفاس کی کیفیتیں، آواز کی لوچ، زیورات کی چھنکار، تمام اعضا کی نزاکت، حسن کی دلکشی، کلامی سامع نوازی اور دماغ کی کوتاہی یہ تمام باتیں ایسی ہیں کہ جن کے باعث بالعموم عورتیں مردوں کی نسبت باہر نکلنے سے مجبور ہیں اور ان وجوہ کی بنا پر ان کا پردہ کرنا، گھر میں رہنا، بچوں کی پرورش، سلیقہ سے انتظام خانہ داری کرنا اور مردوں کی جو حفاظت رب العزت نے ان کے سپرد کی ہے اس کی اہمیت سمجھنا نہایت ضروری ہے۔ کاش! مغرب زدہ مسلمان یہ سمجھنے کی کوشش کریں کہ عورت کے معاملہ میں مشیت ایزدی اور رضائے نبوی ﷺ کیا ہے۔ وباللہ التوفیق

(اسلامی عورت ص ۳۶۔۴۴)

مومن عورت کا فاسقہ عورت سے پردہ

امیر المومنین حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے حضرت سیدنا ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کو لکھا کہ کفار اہل کتاب کی عورتوں کو مسلمان عورتوں کے ساتھ حمام میں داخل ہونے سے منع کریں۔ اس سے معلوم ہوا کہ مسلم عورت کو کافرہ عورت کے سامنے اپنا بدن کھولنا جائز نہیں۔

(تفسیر خزائن العرفان)

مسئلہ : عورت اپنے نوکر سے بھی مثل اجنبی کے پردہ کرے۔ (تفسیر مدارک)

مسئلہ : قبیح الافعال مخنث سے بھی پردہ کیا جائے گا۔ (خزائن ص ۵۱۰)

ازروئے شرع مقدس ایک نیک وصالحہ عورت کا بازاروں میں عام پھرنے والی فاسقہ عورتوں سے اور اسی طرح کافرہ عورتوں سے بھی پردہ کرنا ضروری ہے۔ چنانچہ وارد ہے کہ ولا تبغی للمراۃ الصالحۃ ان تنظر الیھا المراۃ الفاجرۃ یعنی نیک عورت کے یہ لائق نہیں ہے کہ اس کی طرف فاسقہ عورت دیکھے۔ (ردالمحتار)

بے پردہ گھروں کے زنانے

محمد بہاء الحق لکھتے ہیں کہ : سر محمد شفیع کے ہاں علامہ ڈاکٹر اقبال صاحب (بمعہ فیملی) مدعو تھے۔ لیکن علامہ صاحب وہاں اکیلے گئے سر شفیع نے پوچھا کہ بیگم صاحبہ کو کیوں نہیں لائے ؟

علامہ صاحب نے جواب میں فرمایا : وہ پردہ کی پابند ہیں۔ سر شفیع نے کہا کہ وہ یہاں زنانے میں بیٹھ سکتی ہیں۔ علامہ صاحب نے فرمایا : بے پردہ گھروں کے زنانے بھی ایسے ہی ہوتے ہیں۔ (رسالہ پردہ نسواں ص ۳۵)

ان دنوں کی بات ہے جب کہ محمدن علی گڑھ کالج قائم ہو چکا تھا گورنر یو، پی مع اپنی اہلیہ کے کالج دیکھنے کے لئے آئے ہوئے تھے ان کی بیگم نے سر سید کی بہو (بیگم محمود) سے ملاقات کرنا چاہی۔ گورنر کی جانب سے سر سید کو اطلاع دی گئی کہ اس کی اہلیہ آپکی بہو سے ملاقات کے لئے آپ کی کوٹھی پر آنا چاہتی ہے۔ سر سید احمد خان نے جواباً تحریر فرمایا :

”میری بہو پردہ نشین ہے اور اسلام غیر مسلم بے پردہ خواتین سے

ملاقات کی اجازت نہیں دیتا اس لئے میں اور میری بہو گورنر صاحب کی بیگم صاحبہ کی خواہش کا احترام کرتے ہوئے بھی اسے پورا کرنے سے معذور ہیں"

(ماھنامہ بتول لاہور فروری ۱۹۶۰ء۔ رضائے مصطفے فروری ۱۹۸۵ء)

خاندان میں کن کن سے پردہ ضروری ہے

دیور اور بہنوئی وغیرہ سے بڑے بڑے خاندانی اور مذہبی گھروں میں بھی پردہ نہیں۔ بلکہ بعض عورتیں تو کہتی ہیں کہ ان سے پردہ کرنے کی ضرورت ہی نہیں۔ یہ محض غلط ہے حدیث پاک میں ارشاد ہوا کہ الحمرا الموت دیور تو اور بھی زیادہ موت ہے۔ بعض جگہ ان سے ہنسی اور کھلا مذاق تک کیا جاتا ہے۔ خیال رکھو کہ جس عورت سے کبھی بھی نکاح ہو سکے اس سے پردہ ضروری ہے کہ وہ نامحرم ہے۔ اگر ان لوگوں (دیور، بہنوئی وغیرہ) سے باقاعدہ پردہ نہ ہو سکے تو کم ازم کم گھونگھٹ سے رہنا اور ان کے سامنے حیا اور شرم سے رہنا ضروری ہے۔ (اسلامی زندگی ۸۶)

چو زہرا باش از مخلوق روپوش
کہ در آغوش شبیرے بہ بینی

(اقبال)

یعنی حضرت سیدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کی طرح اللہ والی پردہ دار بنو تا کہ اپنی گود میں امام حسین شہید کربلا رضی اللہ عنہ جیسی اولاد دیکھو۔

ایک روایت میں آتا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے حضرت طلحہ

بن عبید اللہ کو جو حضرت ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے چچا زاد بھائی (کزن) تھے حضرت عائشہ کے ملنے سے روکا تھا جس پر وہ ناراض ہو گئے۔ (اسلامی عورت)

جس طرح غیروں سے پردہ ہے اسی طرح خالہ زاد، پھوپھی زاد، ماموں زاد، چچازاد بھائی بہنوں کا اور دیور بھابھی کا بھی پردہ ہے۔ نیز منہ بولے بھائی، بہنوں، پڑوسیوں وغیرہ سے بھی پردہ ہے۔ حتیٰ کہ پیر اور مریدنی کا بھی پردہ ہے۔ لے پالک بچہ جب عورتوں کے پردے کی چیزوں کو جاننے لگ جائے تو اس سے بھی پردہ شروع ہو جائے گا۔ اگر ایام رضاعت میں لے پالک بچے کو دودھ پلایا ہے تو اب وہ محرم ہے۔

سالیاں، بہنوئی سے قسم قسم کے مذاق کرتی ہیں حالانکہ سالیوں کا بہنوئی سے پردہ سخت ضروری ہے۔

حضرت سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما نے فرمایا: نسب سے سات عورتیں حرام ہیں اور سسرالی رشتہ سے سات پھر آپ نے یہ آیت تلاوت کی حرمت علیکم امھاتکم (حرام کی گئیں تم پر تمہاری مائیں)
(صحیح بخاری۔ مشکوۃ باب المحرمات)

وہ سات عورتیں یہ ہیں ماں، بیٹی، بہن، پھوپھی، خالہ، بھتیجی، بھانجی خیال رہے کہ نکاح کی وجہ سے چند عورتیں دائمی حرام ہو جاتی ہیں۔ اپنی ساس، بیٹے کی بیوی، پوتے کی بیوی، دادا کی بیوی، مدخول بہا کی بیٹی اور عارضی طور پر چند عورتیں حرام ہوتی ہیں۔ بیوی کی بہن، اس کی پھوپھی، اس کی خالہ۔ (مرآۃ شرح مشکوۃ ج ۵ ص ۵۶)

رضاعت جس عورت کا ایام رضاعت میں دودھ پیا وہ تمام عورتیں نسبی رشتہ کی طرح ہیں ان سے نکاح حرام ہے۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا: نہ عورت اور نہ اس کی پھوپھی کو جمع کیا جائے اور نہ عورت اور اس کی خالہ کو۔ (مسلم و بخاری، مشکوۃ)

یعنی بیوی کے ہوتے ہوئے اس کی بہن، پھوپھی، بھتیجی، خالہ، بھانجی وغیرہ سے نکاح نہیں ہو سکتا۔

پردہ کن کن سے نہیں

جس سے کبھی بھی نکاح جائز نہ ہو جیسے داماد، رضائی بیٹا، بیٹا، باپ، بھائی، سسر وغیرہ سے پردہ ضروری نہیں۔ (اسلامی زندگی)

اجنبی عورت کو چند صورتوں میں دیکھنا جائز ہے:

۱۔ حکیم یا ڈاکٹر مریضہ کے مرض کی جگہ کو۔ (بہتر ہے کہ لیڈی ڈاکٹر سے معائنہ کرائے)

۲۔ جس عورت کے ساتھ نکاح کرنا ہے اس کو چھپ کر دیکھ سکتا ہے۔ (اگر کسی عورت کے ذریعے سے حال معلوم کر سکتا ہے تو نہ دیکھے خزائن العرفان ۵۰۹)

۳۔ گواہ جو عورت کے متعلق گواہی دینا چاہے۔

۴۔ قاضی جو عورت کے متعلق کوئی حکم دینا چاہے، وہ بھی بقدر ضرورت دیکھ سکتا ہے۔ (در مختار، اسلامی زندگی ص ۸۵

لباس کیسا ہونا چاہیے !

عورت کا جسم سر سے پاؤں تک ستر ہے جس کا چھپانا ضروری ہے۔ سوائے چہرے اور کلائیوں تک ہاتھوں اور ٹخنے سے نیچے تک پاؤں کے کہ ان کا چھپانا نماز میں فرض نہیں۔ باقی حصہ اگر کھلا ہوگا تو نماز نہ ہوگی۔

لہذا اس کا لباس ایسا ہونا چاہیے جو سر سے پاؤں تک اس کو ڈھانپ لے۔ اور اس قدر باریک کپڑا نہ پہنے جس سے سر کے بال یا پاؤں کی پنڈلیاں یا پیٹ اوپر سے ننگا معلوم ہو۔ اور ایسا لباس نہ پہنے جو پنڈلیوں سے بالکل چمٹ جاتا ہو اور جس سے بدن کا اندازہ ہوتا ہو۔

گھر میں اگر اکیلی یا شوہر یا ماں باپ کے سامنے ہو تو دوپٹہ اتار سکتی ہے لیکن اگر داماد یا دوسرا قرابت دار ہو تو سر باقاعدہ ڈھکا ہوا ہونا ضروری ہے اور شوہر کے سوا جو بھی گھر میں آئے وہ آواز سے باخبر کر کے آئے۔

(اسلامی زندگی)

اے مسلم عورت ! یہ بات ہمیشہ یاد رکھنا کہ لباس جسم کو چھپانے کے لئے ہوتا ہے جسم کی نمائش کے لئے نہیں۔

گھر سے چند صورتوں میں نکلنا جائز ہے

مجدد دین و ملت اعلی حضرت مولانا احمد رضا خان محدث بریلوی رحمتہ اللہ علیہ نے عورت کے گھر سے باہر نکلنے کے چند مواقع گنوائے ہیں۔ ان کے علاوہ اجازت نہیں اور اگر شوہر اجازت دے گا تو دونوں گنہگار ہوں

گے وہ سات مواقع یہ ہیں :

۱۔ماں باپ دونوں یاایک کی زیارت

۲۔ان کی عیادت

۳۔ان کی تعزیت

۴۔محارم کی ملاقات (جن سے پردہ ضروری نہیں)

۵۔اگر دایہ ہو

۶۔مردہ کو نہلانے والی ہو

۷۔اس کا کسی دوسرے پر حق ہو یا دوسرے کا اس پر حق ہو۔

تو ان آخری تین صورتوں میں اجازت لے کر اور بلا اجازت بھی جا سکتی ہے، حج بھی اسی حکم میں ہے۔ان صورتوں کے علاوہ اجنبیوں کی ملاقات ان کی عیادت اور دعوت ولیمہ کے لیے شوہر اجازت نہ دے اگر اجازت دی اور عورت گئی تو دونوں گنہگار ہوں گے۔

(جمل النور فی نھی النساء عن زیارت القبور ص ۵۷)

صحابہ کرام اور تابعین تو اپنی پارسا، نمازی اور متقی عورتوں کے لیے پابندیاں رکھیں اور آج ہم آزادی دیں۔ اب تو پہلے سے زیادہ پابندی کی ضرورت ہے۔ اللہ تعالے ہدایت دے اور شریعت مطہرہ پر عمل کی توفیق دے۔ آمین۔ اس موضوع پر مزید تفصیل کے لئے دیکھئے "مروج النجاء لخروج النساء"۔

مسئلہ۔ عورت پر حج کے لیے سفر کرنا اس وقت تک فرض نہیں جب تک

کہ اسکے ساتھ اپنا محرم نہ ہو یعنی باپ، بیٹایا شوہر وغیرہ اور عورت کا منہ غیر مرد نہ دیکھے۔ (شامی باب الستر۔اسلامی زندگی ۸۲)

معلوم ہوا عورت مساجد، مزارات، بارات وغیرہ کے لئے گھر سے نہیں نکل سکتی۔

دعا رد ہونے کی وجہ

حدیث شریف میں ہے کہ اللہ تعالے اس قوم کی دعا نہیں قبول فرماتا جن کی عورتیں جھانجھن پہنتی ہوں۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب زیور کی آواز کے سبب دعا نہیں قبول ہوتی تو خود عورت کی آواز اور اس کا بلا حجاب گلی کوچوں اور سڑکوں پر گھومنا اور شاپنگ کرنا کتنی تباہی کا باعث ہوگا اور ننگا لباس پہن کر لوگوں کے سامنے نکلنا کتنے بڑے عذاب کا سبب ہوگا۔
(معارف القرآن ص ۴۵)

مغربی تہذیب کا طوفان اٹھا
پردہ نسواں وہ دیکھو اڑ گیا

نگاہ کی حفاظت

سر جھکانے کے سبب نظر کی حفاظت ہوتی ہے وہ خواہ مخواہ بھٹکنے سے محفوظ رہتی ہے اور توجہ و خیال ہمیشہ اللہ سبحانہ و تعالی کی جانب رکھنا چاہیے۔ اللہ تعالی نے قرآن حکیم میں مسلمانوں کو نظر کی حفاظت کے لیے اس طرح حکم فرمایا ہے:

قل للمومنین یغضوا من ابصارھم (سورہ النور)

ترجمہ۔ مسلمان مردوں کو حکم دو اپنی نگاہیں کچھ نیچی رکھیں۔

اور اللہ تعالی نے مسلمان عورتوں کو نگاہیں جھکانے کی اس طرح تعلیم دی ہے:

وقل للمومنت یغضضن من ابصارھن (سورہ النور)

ترجمہ۔ اور مسلمان عورتوں کو حکم دو کہ اپنی نگاہیں کچھ نیچی رکھیں۔

جب سر سے پاؤں تک پردے کی حالت میں آنکھیں نیچے ہوں گی تو بڑے بڑے فتنے خود بخود دبتے چلے جائیں گے۔

حضرت سیدنا جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے دریافت کیا آقا اگر اچانک کسی اجنبیہ عورت پر نظر پڑ جائے تو اس کا کیا حکم ہے؟ حضور ﷺ نے مجھے اپنی نگاہ پھیر لینے کا حکم فرمایا۔

اگر اچانک کسی پر نظر پڑ جائے تو وہ معاف ہے لیکن اگر دوبارہ دانستہ (جان بوجھ کر) اس کی طرف دیکھے گا تو گنہگار ہوگا۔ (صحیح مسلم)

نگاہیں نیچے رکھنے کی وجہ اور حکمت بیان فرمائی جا رہی ہے کہ اس طرح ہی تمہارا دامن عفت پاک رہ سکتا ہے۔ اگر نگاہیں ہوسناک ہوں مرد وزن کا آزادانہ اختلاط ہو، خلوت میں نامحرموں کے ساتھ سلسلہ گفتگو بھی جاری رہے اور پھر انسان یہ خیال کرے کہ وہ اپنے دامن کو داغدار نہیں ہونے دے گا تو یہ اس کی حماقت کی انتہا ہے۔ (پردہ ہے زیور عورت کا)

امام قرطبی تحریر فرماتے ہیں

البصر ہو الباب الاکبر الی القلب الخ

یعنی: نظر دل کی طرف کھلنے والا سب سے بڑا دروازہ ہے۔
نگاہ کی بے راہ روی کے باعث ہی اکثر لغزشیں ہوتی ہیں۔ اس لئے اس سے بچنا چاہیے اور تمام محرمات سے انہیں روکنا چاہیے۔ تفصیل دیکھنے کے لئے راقم کا مقالہ "اعضاء جسمانی کی باتیں" مطالعہ کیجئے!

اس دنیا کی ریت نرالی، منھ کی مومن دل کی باغی

قول و عمل کو ایک بنا کر، دنیا کی یہ ریت مٹاؤ

روسی فلسفی ٹالسٹائی نے پیغمبر اسلام ﷺ پر کتاب لکھی ہے اس میں انہوں نے بھی سج بن کر، خوشبو لگا کر عورت کے باہر نکلنے سے متعلق یہ حدیث پیش کی ہے جس میں نبی کریم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں:

جو عورت خوشبو لگا کر گھر سے نکلی پھر اس غرض سے لوگوں کے پاس سے گذری کہ وہ اس کی خوشبو سونگھیں، وہ زانیہ ہے۔ اور جنہوں نے اسے دیکھا ان میں سے ایک ایک کی آنکھ زانیہ ہے۔

(ٹالسٹائی انگریز، پیغمبر اسلام ترجمہ اردو ص ۴۴ عورت اور پردہ ص ۱۰)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے اپنی آنکھ کو حرام سے بھرا اللہ تعالے قیامت کے دن اس کو (دوزخ کی) آگ سے بھر دے گا۔

(مکاشفۃ القلوب ص ۴۲)

حضرت ابو امامہ رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کسی مسلمان کی جس عورت پر ایک بار نظر پڑ جائے وہ اپنی نظر کو اس سے پھیر لے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے ایسی عبادت پیدا کرے گا جس سے وہ لطف پائے گا۔ (مشکوۃ)

حضرت میمونہ بنت سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: شوہر کے سوا دوسروں کے لئے زینت کے ساتھ دامن گھسیٹتے ہوئے اترا کر چلنے والی عورت قیامت کی تاریکی کی طرح ہے جس میں کوئی روشنی نہ ہو۔ (ترمذی)

آج کی فیشن ایبل بے پردہ لڑکیاں جو اپنی بے حیائی عریانی اور دلفریب اداؤں سے معاشرے کو نظر بد کا شکار بناتی ہیں وہ ذرا اس حدیث کی روشنی میں اپنا جائزہ لیں۔

جب کہ ٹی وی پر آنے والی اداکاراؤں، گلوکاراؤں، خبریں پڑھنے اور اعلان کرنے والیوں و دیگر بنی بجی عورتوں کی طرف مردوں کا لذت نفس اور نظر شہوت سے دیکھنا یقینی ہے۔ اور از روئے شرع یہ حرام ہے۔ اسی طرح نوجوان اداکار مردوں اور نوجوان کھلاڑیوں اور فنکاروں کی طرف، ٹی وی دیکھنے والی عورتوں اور لڑکیوں میں بھی لذت نفس اور نظر شہوت سے دیکھنے کا احتمال غالب ہے اور از روئے شرع یہ بھی حرام ہے۔ پس جانبین کو حرام ٹھہرا، نظر کرنا جانبین کی طرف خواہ تصویر ہو یا عکس ہو یا ٹی وی وغیرہ سے علیحدہ کوئی صورت ہو۔ کہاں تو اجنبیہ کے صرف کپڑے دیکھنے کو کتب فقہ میں حرام لکھا ہے۔

اگر لذت نفس سے دیکھے جائیں، کہاں خود ناچتے گاتے اور ڈراموں اور دیگر پروگراموں میں آنے والے مردوں اور عورتوں کو غیر محارم مرد اور عورتیں دیکھیں۔ مکمل براہ راست نشریات ہو جائے تب بھی نامحرم مرد کے لیے غیر عورت کا اور غیر عورت کے لیے اجنبی مرد کا عکس دیکھنا بھی از روئے شرع (قصداً) ناجائز ہے اور آئینے میں حتی کہ پانی میں پڑنے والے عکس کو دیکھنا ناجائز قرار دیا ہے۔ (در مختار، ٹی وی کے شرعی احکام ص ۳۴)

چچی کی لڑکیوں سے پردہ ہے ممانی کی لڑکیوں سے خالہ اور پھوپی کی لڑکیوں سے پردہ ہے تو ٹیلی ویژن پر ان غیر عورتوں کو دیکھنا جو رشتہ دار بھی نہیں کیسے جائز ہو جائے گا؟

پس جس کا اصل دیکھنا حرام ہے اس کی نقل بھی دیکھنا حرام ہے۔

(ٹی وی کے احکام ص ۹۲)

ٹی وی اصل میں قلبی "ٹی بی" ہے جس کے ذریعے بے حیائی بے غیرتی اور عریانی پھیل رہی ہے۔ ٹی وی بے حیائی کے فروغ میں اہم کردار ادا کر رہا ہے۔

حجاب اٹھ گیا، آ گئی بے حجابی
نقاب اٹھ گیا، رہ گئی بے نقابی
جو ننگی ہے پنڈلی کھلی ہے کلائی
سر عام ہوتی ہے جلوہ نمائی

جو ننگے ہیں بازو برہنہ ہیں سینے
وارث ہیں سب بے غیرت کمینے

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اپنی نگاہ کو روکو اور شرمگاہ کی پوری حفاظت کرو، ورنہ اللہ تعالی تمہاری صورتیں بگاڑ دے گا۔ (طبرانی۔ دوزخ کا کھٹکا ص ۱۱۷)

زبان سے کہہ بھی دیا لا الہ تو کیا حاصل!
دل و نگاہ مسلمان نہیں تو کچھ بھی نہیں

نابینا سے پردہ

ایک دن نبی کریم ﷺ اپنی دو بیویوں حضرت سیدہ ام سلمہ اور حضرت سیدہ میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس تشریف فرما تھے کہ اچانک حضرت سیدنا عبداللہ بن مکتوم رضی اللہ عنہ (صحابی) جو کہ نابینا تھے آ گئے۔ حضور ﷺ نے ان دونوں بیویوں سے فرمایا کہ احتجبا منہ ان سے پردہ کرو۔

انہوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! یہ تو نابینا ہیں۔
آپ نے فرمایا: تم تو نابینا نہیں ہو۔ (مشکوۃ باب النظر الی المخطوبہ)

اس حدیث پاک کی شرح میں حضرت علامہ علی قاری مکی حنفی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں: قیل فیہ تحریمہ نظر المراۃ الا جنبی

مطلقاً۔ یعنی عورت کو جائز نہیں کہ وہ کسی اجنبی مرد کو دیکھے۔ (مرقات شرح مشکوۃ)

معلوم ہوا کہ صرف یہ ہی ضروری نہیں کہ مرد، عورت کو نہ دیکھے بلکہ یہ بھی ضروری ہے کہ اجنبی عورت غیر مرد نہ دیکھے۔ یہاں مرد نابینا ہیں مگر پردہ کا حکم دیا گیا۔

غیر مرد سے پردہ

حضرت سیدنا حسن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: لعن الله الناظر والمنظور اليه۔ (بیہقی)

یعنی اللہ تعالیٰ کی دیکھنے والے مرد پر اور اس عورت پر جسے وہ دیکھے لعنت ہے۔ (شعیب الایمان۔ مشکوۃ باب النظر الی المخطوبۃ وبیان العورات)

علامہ ابن کثیر فرماتے ہیں: عورتوں کو اپنے شوہروں کے علاوہ اجنبی مردوں کو دیکھنا مطلقاً حرام ہے۔ اسی وجہ سے اکثر علماء یہی فرماتے ہیں کہ عورت کے لیے غیر مردوں کو دیکھنا حرام ہے خواہ وہ دیکھنا شہوت سے ہو یا بغیر شہوت کے۔ (تفسیر ابن کثیر جلد ۳ ص ۲۸۳)

جب عورت مرد کو صرف ایک دوسرے کو دیکھنے کی بناء پر لعنت کا مستحق قرار دیا گیا ہے تو پھر اگر ایک عورت چوڑیاں پہننے کے بہانے نہ صرف اپنا چہرہ غیر مرد کو دکھائے بلکہ اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ میں دیدے تو ایسی بدنصیب عورت پر نہ جانے خدا کی کس قدر لعنت ہو گی اور اس کا کتنا عبرت

ناک انجام ہوگا (عورتوں کی چوڑیوں کا مسئلہ ۵)

امام احمد رضا خان بریلوی فرماتے ہیں: پیر سے پردہ واجب ہے جبکہ محرم نہ ہو۔ واللہ تعالیٰ اعلم (احکام شریعت ۱۸۱)

میدان جنگ میں پردہ

لڑائی کے میدان میں بھی مومنات کا پردہ ہوتا تھا۔ چنانچہ ام المومنین (مومنوں کی ماں) حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو سید عالم نبی کریم ﷺ غزوہ بنی مصطلق میں اپنے ہمراہ اس صورت سے لے گئے کہ آپ ہودج میں سوار تھیں۔ جن میں چہرے کا ننگا رہنا تو در کنار آپ کا لباس اور تمام جسم بھی پوشیدہ تھا۔

اگر آپ جنگ میں یا جنگ کے اختتام پر بے پردہ ہوتیں اور صحابہ کرام کے سامنے ننگے منہ آتیں یا کلام فرماتیں تو آپ کو اپنے قافلے سے بچھڑ جانے کی صورت ہی پیش نہ آتی۔ (اسلامی عورت ۴۲)

جن احادیث میں عورتوں کا باہر نکلنا آتا ہے وہ یا تو پردہ فرض ہونے سے پہلے تھا یا کسی ضرورت کی وجہ سے پردہ کے ساتھ تھا۔

حرم شریف میں پردہ

حضرت فاطمہ بنت منذر رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: ہم حج کے دوران احرام کی حالت میں بھی اپنے چہرے ڈھانپ لیا کرتی تھیں اور حضرت اسماء بنت ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہا بھی ہمارے ساتھ تھیں۔

زوجہ رسول، ام المومنین صدیقہ کائنات بنت صدیق اکبر محبوبہ محبوب رب العالمین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: ہم احرام باندھے ہوئے نبی کریم ﷺ کے ساتھ ہوتی تھیں۔ پس جب کوئی ہمیں سوار راستہ میں ملتا تو ہم چادروں کو سروں کے اوپر سے اپنے چہروں پر لٹکا لیتی تھیں۔ پھر جب وہ گذر جاتا تو ہم چادروں کو اوپر اٹھا لیتی تھیں۔ (اسلامی عورت ۳۸)

عورت اللہ کی نعمت ہے

عورتوں کو چھپا کر رکھنے کی وجہ یہ نہیں ہے کہ مردوں کے اخلاق خراب ہیں بلکہ یہ کہ عورت دراصل خالق الکل رب العالمین کی ایک قابل احترام مخلوق ہے اور اس کے وجود کی نوعیت اس امر کی مقتضی ہے کہ اسے اجنبی نگاہوں سے محفوظ رکھا جائے۔ عورت ایک عظیم الشان ذریعہ تخلیق ہے اور یہ امر متحقق ہے کہ دنیا کی تمام تخلیقی قوتیں مستور محجوب ہیں۔ عورت کے وجود میں ایک ایسی لچک، ایک ایسا حسن اور اس کے جذبات و حسیات میں قدرت نے ایک ایسی نزاکت رکھی ہے جس کا تحفظ نہایت ضروری ہے۔

اس کی ساری خوبیوں سے کماحقہ اسی صورت میں فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے جب وہ اپنی فطرت کے دائرے میں محجوب ہو۔ اسے مردوں کی طرح سیدھا جفاکش اور سخت بنانے کی کوشش کرنا اسے بیکار اور نعوذ باللہ تعالیٰ

قدرت کو بے وقوف بناتا ہے۔(اسلامی عورت ۳۵)

۱۔ عورت گھر کی دولت ہے اور دولت کو چھپا کر گھر میں رکھا جاتا ہے ہر ایک کو دکھانے سے خطرہ ہے کہ کوئی چوری نہ کر لے۔ اسی طرح عورت کو چھپانا اور غیروں کو نہ دکھانا ضروری ہے۔

۲۔ عورت گھر میں ایسی ہے جیسے چمن میں پھول اور پھول چمن میں ہی ہرا بھرا رہتا ہے اگر توڑ کر باہر لایا گیا تو مرجھا جائیگا۔ اسی طرح عورت کا چمن اس کا گھر اور اسکے بال بچے ہیں۔ اس کو بلاوجہ باہر نہ لاؤ ورنہ یہ پھول مرجھا جائے گا۔

۳۔ عورت کا دل نہایت نازک ہے۔ بہت جلد ہر طرح کا اثر قبول کر لیتا ہے اس لئے اس کو کچی شیشیاں فرمایا گیا۔ (مشکوۃ)

ہمارے یہاں بھی عورت کو صنف نازک کہتے ہیں اور نازک چیزوں کو پتھروں سے دور رکھتے ہیں کہ ٹوٹ نہ جائیں۔ غیروں کی نگاہیں اس کے لئے مضبوط پتھر ہے اس لئے اس کو غیروں سے بچاؤ۔

۴۔ عورت اپنے شوہر اور اپنے باپ دادا بلکہ سارے خاندان کی عزت اور آبرو ہے اور اسکی مثال سفید کپڑے کی سی ہے سفید کپڑے پر معمولی سا داغ دھبہ دور سے چمکتا ہے اور غیروں کی نگاہیں اس کے لئے ایک بدنما داغ ہے۔ اس لئے اس کو ان دھبوں سے دور رکھو۔

۵۔ عورت کی سب سے بڑی تعریف یہ ہے کہ اس کی نگاہ اپنے

شوہر کے سوا کسی پر نہ ہو۔ اس لئے قرآن کریم نے حوروں کی تعریف میں فرمایا قصرت الطرف۔ اگر اس کی نگاہ میں چند مرد آگئے تو یوں سمجھو کہ عورت اپنے جوہر کھو چکی۔ پھر اس کا دل اپنے گھر بار میں نہ لگے گا جس سے یہ گھر آخر تباہ ہو جائیگا۔ (یہ بات کئی بار مشاہدہ میں آچکی ہے)

(اسلامی زندگی ۸۳)

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: دنیا ایک پونجی ہے اور اسکی بہترین دولت نیک بخت بیوی ہے۔ (صحیح مسلم) آئینہ معلومات

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں نیک پارسا خواتین کے متعلق فرماتا ہے:

فالصلحت قنتت حفظت للغیب بما حفظ الله

(نساء ۳٤)

ترجمہ: پس نیک عورتیں (اپنے شوہروں کی) اطاعت گذار ہوتی ہیں ان کی غیر حاضری میں (ان کے گھر مال اور حقوق کی) حفاظت کرنے والی ہوتی ہیں جس طرح اللہ نے حفاظت کا حکم دیا ہے"

وجود "زن" سے ہے تصویر کائنات میں رنگ
اسی کے ساز سے ہے زندگی کا سوز دروں

عورت چھپانے کی چیز

عورت چراغ خانہ ہے، شمع محفل نہیں۔ عورت چھپانے کی چیز ہے

نمائش کی چیز نہیں۔ پہلے ریل گاڑی میں عورتوں کے لئے مخصوص ڈبے ہوتے تھے جس پر لکھا ہوتا تھا کہ ''مستورات'' یعنی ''پردے دار خواتین'' کے لئے۔ اب عورتوں نے یہ فرق مٹا دیا ہے اور غیر مردوں کے ساتھ اختلاط ہو گیا۔ اب مرد و زن ٹرین کے ڈبوں میں دوستانہ ماحول میں سفر کرتے ہیں۔ العیاذ باللہ۔ اسلام، فتنہ آواز، فتنہ نظر، فتنہ خوشبو اور فتنہ عریانی سے بچنے کا حکم دیتا ہے اسلام عورت کی عزت و ناموس کی مکمل حفاظت کرتا ہے اس کو غیرت مند حیادار اور باشرم دیکھنا چاہتا ہے۔ اسے مردوں کے ہاتھوں میں ایک کھلونہ نہیں دیکھ سکتا۔

حضرت سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: عورت عورت ہے یعنی چھپانے کی چیز ہے۔ جب (گھر سے) نکلتی ہے شیطان اس کی طرف جھانکتا ہے۔ (جامع ترمذی)

فقہاء فرماتے ہیں: عورت کے سر سے نکلے ہوئے بال اور پاؤں کے کٹے ہوئے ناخن بھی غیر مرد نہ دیکھے۔ (فتاوی شامی باب الستر)

ایک مشہور امریکی ماہر طبیعات مسز ھڈ من اپنی کتاب (Sex and common sex) میں تحریر کرتی ہیں ''ہماری تہذیب کی دیواریں منہدم ہونے کو ہیں اس کی بنیادیں کمزور ہو گئی ہیں نہ معلوم یہ ساری عمارت کب پیوند خاک ہو جائے۔ ہم گذشتہ کئی سالوں سے یہ دیکھ رہے ہیں کہ اب لوگ نظم و ضبط کی پابندیوں کو اختیار کرنے کے حق میں نہیں ہیں۔ اس کی بقاء

کی صرف ایک صورت ہے کہ مرد اور عورت کے آزادانہ میل جول پر پابندی عائد کر دی جائے اور پردے کو سختی سے رواج دیا جائے"

مشہور مورخ آرنلڈ ٹوئمبی نے لکھا ہے: انسانی معاشروں کی تباہی میں عورت کی آزادی اور بے پردگی کو بڑا دخل ہے۔ (عورت اور پردہ ۱۲)

پردہ، سیدہ خاتون جنت کی نظر میں

امیر المؤمنین شیر خدا حضرت سیدنا علی المرتضٰی شاہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نبی کریم ﷺ کی خدمت بابرکت میں حاضر تھے۔ نبی کریم ﷺ نے تمام حاضرین سے فرمایا: "عورت کے لیے کون سی بات سب سے بہتر ہے" حضرت شیر خدا فرماتے ہیں: سب خاموش ہو گئے اور کسی نے جواب نہ دیا تو میں اٹھ کر گھر چلا آیا اور اپنی محترم بیوی خاتون جنت سے پوچھا، عورت کے لیے کونسی بات سب سے بہتر ہے؟

بنت جان احمد، زوجہ علی المرتضٰی خاتون جنت حضرت سیدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا نے فرمایا: "نہ وہ مردوں کو دیکھیں اور نہ مردان کو دیکھیں۔" میں نے دربار رسالت میں واپس آکر یہ جواب عرض کیا تو نبی کریم جان رحمت ﷺ نے فرمایا: فاطمہ میری لخت جگر ہیں وہ خوب سمجھیں۔

(رواہ الدار قطنی فی الافراد۔ مقام عورت ۵۵۔ دختر ملت ص ۴۲ کیمیائے سعادت)

نبی کریم ﷺ نے پردے کی اوٹ سے حضرت بی بی فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فرمایا کہ: بیٹی! آپ بھی کچھ کہیں حضرت سیدہ

رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کیا : ابا جان!

عورتوں کے لئے حیا اس پلیٹ سے زیادہ چمکدار ہے اور چہرے کا پردہ کرنا شہد سے زیادہ شیریں ہے اور خود کو غیروں کی نگاہ سے بچانا بال سے زیادہ باریک ہے۔ (محمد نور۔لاہور)

امام مناوی رحمتہ اللہ علیہ رقمطراز ہیں : ابن سعد نے ام جعفر سے روایت کیا ہے کہ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہ نے اسماء بنت عمیس سے فرمایا : عورتوں کی میت کے ساتھ جو کچھ کیا جاتا ہے میں اسے پسند نہیں کرتی۔ عورت کی میت پر صرف ایک کپڑا ڈال کر اسے لے جایا جاتا ہے۔ انہوں نے عرض کیا : میں نے حبش کی خواتین کے جسد خاکی لے جانے کا طریقہ دیکھا ہوا ہے، کیا وہ آپ کو دکھادوں، اس کے بعد انہوں نے کچھ شاخیں منگوائیں اور انہیں چارپائی پر اوپر سے باندھا اور ان پر (موٹا) کپڑا ڈال کر دکھایا۔

حضرت سیدہ نے فرمایا : مجھے یہ طریقہ نہایت ہی پسند ہے (اس میں ستر پوشی زیادہ ہے) لہذا جب میں فوت ہو جاؤں تو تم اور میرے شوہر حضرت علی المرتضیٰ مجھے غسل دینا۔ باقی کسی اور کو وہاں ہر گز نہ آنے دینا اور پھر میرے جسم کو (باہر) اسی طرح ڈھانپ کر لے جانا۔ پس جب آپ نے وفات پائی تو آپکی وصیت پر عمل کیا گیا۔

متعدد اہل علم نے تصریح کی ہے کہ اسلام میں سب سے پہلے آپ کے جسد اقدس کو ڈھانپا گیا۔

(اتحاف السائل بمالفاطمة من المناقب و الفضائل ص۱۸)

حضرت سیدہ نے وصیت فرمائی تھی کہ : مجھے رات میں دفن کیا جائے۔ کیوں ؟اس لئے کہ اگر دن میں دفن کیا گیا تو کم از کم دفن کرنے والوں کو میرے جسم کا اندازہ تو ہو جائیگا، لہذا مجھے یہ بھی منظور نہیں۔ (اسلامی زندگی ۸۲)

سیدہ نے فرمایا: کھلے ہوئے جنازہ میں عورتوں کی بے پردگی ہوتی ہے جسے میں ناپسند کرتی ہوں تو انہوں نے حضرت سیدہ کے لئے لکڑیوں کا ایک گہوارہ بنایا جسے دیکھ کر آپ خوش ہوئیں۔ عورتوں کے جنازہ پر آجکل جو پردہ لگانے کا دستور ہے اس کی ابتدا آپ ہی سے ہوئی۔ (خطبات محرم)

پردہ، صدیقہ کائنات کی نظر میں

قرآن حکیم میں پردے کے متعلق جو کچھ ہدایات دی گئیں حضرت ام المومنین، زوجہ مصطفیٰ، صدیقہ کائنات حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اس پر عمل کر کے بہترین نمونہ پیش کیا۔ ازواج مطہرات (نبی کریم کی پاک بیویاں) میں علم و دانش میں کوئی آپ کی ثانی نہ تھی۔ تاریخ و حدیث سے ہمیں ان واقعات کا علم ہوتا ہے :

امیر المومنین حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے عورتوں کو مسجد نبوی (میں پانچ وقت نماز پڑھنے) سے منع فرمایا۔ خواتین ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس شکایت لے گئیں۔ صدیقہ کائنات نے فرمایا: اگر زمانہ اقدس (نبوی میں) حالت یہ ہوتی تو حضور ﷺ عورتوں کو مسجد میں آنے کی اجازت نہ دیتے۔

صحیح بخاری، صحیح مسلم و سنن ابو داؤد میں ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا ارشاد ہے: اگر نبی کریم ﷺ ملاحظہ فرماتے جو باتیں عورتوں نے اب پیدا کی ہیں تو ضرور انہیں مسجد سے منع فرمادیتے جیسے بنی اسرائیل کی عورتیں منع کر دی گئیں۔ (جمل النور فی نھی النساء ص ۲۹)

ایک مرتبہ حضرت صدیقہ کی بھتیجی حضرت حفصہ بنت عبد الرحمٰن رضی اللہ تعالیٰ عنہما باریک دوپٹہ اوڑھے مومنوں کی ماں بی بی حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئیں۔ آپ نے ان کا دوپٹہ چاک کر دیا اور فرمایا: اللہ تعالیٰ نے سورہ نور میں کیا فرمایا ہے؟ اس تنبیہ کے بعد دبیز کپڑے کی چادر منگوا کر حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کو عنایت فرمائی۔

(طبقات ابن سعد جلد ۸ ص ۵۰)

ایک مرتبہ کسی کے ہاں آپ کا جانا ہوا صاحب خانہ کی دو جوان لڑکیاں بغیر چادر، باریک دوپٹہ اوڑھے نماز پڑھ رہی تھیں آپ نے ہدایت فرمائی کہ آئندہ دبیز کپڑے کی چادر اوڑھ کر نماز پڑھی جائے۔ (مسند احمد جلد ۶ ص ۷۹۶)

ایک مرتبہ ایک نابینا صحابی حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ پردے میں ہو گئیں۔ صحابی نے عرض کیا: امی جان! میں تو نابینا ہوں آپ نے پردہ کیوں فرمایا۔ آپ نے فرمایا: میں تو بینا ہوں، دیکھ سکتی ہوں۔ (طبقات ابن سعد جلد ۸ ص ۴۹۔ عورت اور پردہ ۱۱)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ

نبی کریم ﷺ مسجد نبوی میں تشریف فرما تھے کہ ایک عورت قبیلہ مزینہ کی زیب وزینت کے لباس میں مٹکتی ہوئی مسجد میں آئی تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اے لوگو! اپنی عورتوں کو زیب وزینت کر کے مسجدوں میں مٹکنے سے روکو کیونکہ بنی اسرائیل پر اس وقت تک لعنت نہیں کی گئی جب تک ان کی عورتوں نے مزین (فینسی) لباس پہن کر مسجدوں میں مٹکنا اختیار نہیں کیا۔

(دختر ملت ص ۴۳)

حضرت سیدہ صدیقہ، پیغمبر اسلام ﷺ کے وصال کے بعد آپکے مزار مقدس (جو کہ آپ ہی کے حجرے میں تھا) پر حاضری دیا کرتی تھیں۔ سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ پہلوئے نبوی میں مدفون ہوئے تو بھی بی بی صاحبہ بغیر کسی حجاب وپردہ کے تشریف لے جاتی تھیں۔ مگر جب حضرت امیر عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ روضہ اقدس میں مدفون ہوئے تو پھر صدیقہ کائنات پردہ میں حاضری دیا کرتی تھیں۔ (مشکوۃ)

آج کل عورتیں بن سنور کر قیمتی ملبوسات میں مزارات پر حاضری دیتی ہیں اگر کسی کا برقعہ ہو تو وہ اتارا جاتا ہے اور حیاوشرم کو بالائے طاق رکھا جاتا ہے۔ حالانکہ اولیاء اللہ کی یہ تعلیمات نہیں۔ تو پھر وہ اپنی تعلیمات کے برعکس حرکات پر کس طرح خوش ہو سکتے ہیں؟ عورتوں کو ام المومنین کی تعلیمات کی روشنی میں اپنا جائزہ لینا چاہیے۔

خواتین کو مسجد نبوی سے منع کیا گیا

صحابی حضرت سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں : عورت سراپا شرم کی چیز ہے۔ سب سے زیادہ اللہ عزوجل سے قریب اپنے گھر کی تہہ میں ہوتی ہے۔ اور جب گھر سے باہر نکلے شیطان اس پر نگاہ ڈالتا ہے۔

صحابی حضرت سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما جمعہ کے دن کھڑے ہو کر کنکریاں مار کر عورتوں کو مسجد نبوی سے نکالتے۔

امام جلیل ابراہیم نخعی تابعی رضی اللہ عنہ (استاذ الاستاذ امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ) اپنی مستورات کو جمعہ و جماعت میں نہ جانے دیتے۔

(عمدۃ القاری شرح صحیح البخاری جلد ۳)

صحابی حضرت سیدنا زبیر بن العوام رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی بیوی مقدسہ، صالحہ، عابدہ، زاہدہ، تقیہ، نقیہ، حضرت عاتکہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو مسجد نبوی میں جانے سے روک دیا حالانکہ انہیں مسجد شریف سے محبت تھی۔ آپ انہیں منع فرماتے مگر وہ نہ مانتیں۔ ایک روز انہوں نے یہ تدبیر کی کہ عشاء کے وقت اندھیری رات میں ان کے جانے سے پہلے راہ میں کسی دروازے میں چھپ گئے جب حضرت عاتکہ آئیں اور اس دروازہ سے آگے بڑھیں تو انہوں نے نکل کر پیچھے سے ان کے سر مبارک پر ہاتھ مارا اور چھپے رہے۔ حضرت عاتکہ نے کہا : ہم اللہ کے لیے ہیں لوگوں میں فساد آگیا"

یہ فرما کر مکان کو واپس آئیں اور پھر (گھر سے) جنازہ ہی نکلا۔ حضرت زبیر نے انہیں یہ تنبیہ فرمائی کہ عورت کیسی ہی صالح ہو اس کی طرف سے اندیشہ نہ سہی مگر فاسق مردوں کی طرف سے اس پر خوف کا کیا علاج ہے ؟ (جمل النور فی نھی النساء ص ۳۱)

جب ان خیر کے زمانوں میں فیوض وبرکات کے وقتوں میں عورتوں کو نماز باجماعت اور شرکت اجتماعات سے منع کر دیا گیا۔ حالانکہ دین متین میں ان دونوں کی تاکید ہے۔ تو برائیوں اور خرابیوں کے اس زمانے میں عورتوں کو زیارت قبور، تفریحی مقامات کی سیر، الیکشن میں ووٹ دینے، درسگاہوں میں مخلوط تعلیم، دفتروں میں سروس، مارکیٹوں میں شاپنگ وغیرہ کی اجازت کیوں دی جائے گی۔

وہ کہاں ہیں جن کی شریانوں میں خون گرم ہے
جن کی آنکھوں میں حیاء ہے جن کے دل میں شرم ہے

جسے حیا نہیں اس میں ایمان نہیں

حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: الحیاء شعبة من الایمان (بخاری ومسلم)

ترجمہ: حیا ایمان کا حصہ ہے۔ (بخاری ومسلم)
جسے حیا نہیں اس کا ایمان کامل نہیں۔

حضرت سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "اللہ عزوجل سے حیا کرو جیسا اس سے حیا کرنے کا حق ہے"۔ ہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! ہم حیا کرتے ہیں اور تمام تعریف اللہ تعالیٰ کے لیے ہے۔ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: یہ حیا نہیں، بلکہ حیا یہ ہے کہ تو اپنے سر اور جن پر پردہ مشتمل ہے (عورتوں کو سر سے پاؤں کے ناخن تک) کی حفاظت کرو۔ (جامع ترمذی)

آجکل یہ بھی ہے اک فیشن کا رنگ
کھل گیا منہ ہو گئی پتلون تنگ

پہلی نظر معاف

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے حضرت سیدنا علی المرتضٰی شاہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ایک بار نظر اٹھنے کے بعد دوسری نظر نہیں اٹھنی چاہیے۔ پہلی بار اتفاق کی نظر معاف ہے اور دوبارہ نظر جائز نہیں۔ (ابوداؤد۔ ترمذی)

بے غیرت جنت میں نہیں جائے گا

معاشرہ افراد سے بنتا ہے اور افراد کا کثرت سے اخلاق و کردار بگڑ جائے تو معاشرہ بگڑ جاتا ہے اگر معاشرہ کو پاک صاف رکھنا ہے تو افراد کی دینی تعلیم و تربیت، اخلاق و کردار کی اصلاح پر توجہ دینی ہوگی۔

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ نے روایت کیا کہ نبی کریم ﷺ

نے فرمایا: تین شخص کبھی جنت میں داخل نہ ہو نگے۔ ۱۔ دیوث ۲۔ مردانی شکل بنانے والی عورت ۳۔ ہمیشہ شراب پینے والا شرابی۔

صحابہ کرام نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! دیوث کون ہے؟ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: وہ مرد جس کو اس بات کی پرواہ نہ ہو کہ اس کے گھر والیوں کے پاس کون آتا جاتا ہے۔ (طبرانی۔ دوزخ کا کھٹکا ص ۱۵۵۔ دختر ملت ۴۳)

صحابی کی غیرت

حضرت سیدنا ابو سائب رضی اللہ عنہ ایک نوجوان صحابی تھے وہ باہر سے گھر آئے تو اپنی بیوی کو دروازے پر کھڑا دیکھ کر غصے سے لال ہو گئے نیزہ تیار کیا کہ بیوی کو مار دوں۔ یہ صورت دیکھ کر بیوی نے کہا: "پہلے اندر جا کر دیکھ لو کہ مجھے گھر کے دروازہ پر کھڑا ہونے پر کس چیز نے مجبور کیا ہے پھر فیصلہ کرنا۔

"چنانچہ اندر جا کر دیکھا کہ ایک بڑا سانپ کنڈلی مارے چارپائی پر بیٹھا ہے۔ آپ نے نیزہ سے اس پر (جلدی میں) حملہ کیا اور سانپ نے جوابی حملہ کیا۔ نتیجہ یہ نکلا کہ سانپ مر گیا اور صحابی بھی اس کے زہر سے شہید ہو گئے۔ (صحیح مسلم۔ فصل الخطاب، سندھی ۵۰، دختر ملت ص ۴۱)

بتاؤ جن لوگوں کی غیرت، عورت کو دروازے پر کھڑا ہونا گوارا نہیں کرتی تھی وہ سفر میں بے نقاب کہاں لئے پھرتے تھے!

عریاں پھرنے والی عورتیں ہرگز جنتی نہیں

نبی کریم والی عرب و عجم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں: ایسی عورتیں جو کپڑے پہن کر بھی ننگی (بے پردہ) رہیں۔ اور دوسروں کو رجھائیں (اپنا جسم دکھائیں) اور خود دوسروں پر ریجھیں (غیر مردوں میں دلچسپی لیں) ان کے سر بختی اونٹوں کی کوہان کی طرح ہوں جو ناز سے گردن ٹیڑھی کر کے چلیں۔ وہ ہرگز جنت میں داخل نہ ہوں گی اور نہ ہی اس کی بو پائیں گی۔

(صحیح مسلم۔ الترغیب ج ۳ ص ۱۵ طبع بیروت)

سینے کو تانے چلی جا رہی ہے
زمیں بار عصیاں سے تھرا رہی ہے

عریانیت دکھانے والیاں لعنتی ہیں

نبی کریم ﷺ نے فرمایا: بے شک ایسی (بے پردہ) عورتیں لعنت کی گئی ہیں۔ تو (اے مسلمانو!) تم بھی ان پر لعنت کرو۔

(الترغیب ص ۹۵۔ امارۃ المراۃ ص ۹)

جیسا کہ آج کل مسلمانوں کی بچیاں ساڑھیاں پہنتی ہیں جس سے پیٹ اور کمر ننگی دکھائی دیتی ہیں۔ ٹشو کا سوٹ لڑکیاں پہن رہی ہیں جس سے پورا بدن دکھائی دیتا ہے یا پھر ایسی قمیص پہنی جا رہی ہے جس کا گریباں ڈھیلا ہوتا ہے بلکہ ''ڈھیلا گریباں'' تو اب عام ہے۔ جس سے شباب عریاں ہوتا ہے ایسی لڑکیاں ان احادیث سے نصیحت پکڑیں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی کریم ﷺ نے اس آدمی پر جو عورتوں کا لباس پہنے۔ اور اس عورت پر جو مردوں کا سا لباس پہنے لعنت فرمائی۔ (ابو داؤد)

عورت بازار سودے کو جائے
حیا سوز چہرے سے پردہ اٹھائے
تو دیکھے اور تجھے غیرت نہ آئے!

اجنبیہ عورت کے ساتھ تیسرا شیطان

حضرت امیر عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی مختار، والی عرب و عجم، معلم کائنات، محسن اعظم انسانیت ﷺ نے فرمایا: جب مرد (غیر) عورت کے ساتھ تنہائی میں ہوتا ہے تو تیسرا شیطان ہوتا ہے۔
(جامع ترمذی)

اس لئے اجنبیہ عورت سے تنہائی میں ملاقات اور سفر سے بچنا چاہیے۔ عورتوں کو اجنبی مردوں کے ساتھ سفر نہیں کرنا چاہیے اور بعض نادان حضرات اپنی عورتوں کو تنہا گاڑی میں سفر کے لئے بیٹھا دیتے ہیں انہیں سوچنا چاہیے!

شوہر کے سامنے اجنبی عورت کی تعریف نہ کیجئے!

حضرت سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

صاحب خلق عظیم، محسن اعظم انسانیت، معلم کائنات، نبی کریم ﷺ نے معاشرہ کی اصلاح وتربیت کے سلسلہ میں ایک نکتے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: ایسا نہ ہو کہ ایک عورت دوسری عورت کے ساتھ رہے پھر اپنے شوہر کے سامنے اس عورت کا حال (حسن وجمال خدوخال) بیان کرے گویا یہ اسے دیکھ رہا ہے۔ (صحیح بخاری۔ سنن ابوداؤد)

آج کل یہ مرض عام ہے کہتے ہیں کہ "پہلے تولو بعد میں بولو" لیکن آج کل عورتیں بغیر سوچے سمجھے دن رات بولتی رہتی ہیں۔ عورتوں کی اپنے گھر میں عجیب قسم کی تعریف، گفتگو اور اٹھنا بیٹھنا بیان کیا جاتا ہے۔ جو کہ مرد بھی دلچسپی سے سنتے اور لقمہ دیتے ہیں۔ وہ اس طرح اپنے پاؤں پر خود ہی کلہاڑی مارتی ہیں۔

اجنبیہ عورت سے بچئیے!

حضرت سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جن عورتوں کے خاوند (گھر سے) غائب ہوں ان کے پاس نہ جاؤ۔ کیونکہ شیطان تم (انسانوں) میں سے ہر ایک کے خون کے دوران کے ساتھ گردش کرتا ہے۔ (ترمذی۔ مشکوۃ)

جیسے تم کسی شہر میں عزیز کے پاس مہمان بن کر جارہے ہو اور مرد گھر پر نہیں ہے تو تم مہمان نہیں بنو۔ اسی طرح کسی کو عورت گھر پہ بلائے تو نہ جائیے ہو سکتا ہے کہ یہ کوئی چال ہو، نہ بھی ہو تو بدنظری کا شکار تو ضرور ہو

گا۔ شیطان انسان کا دشمن ہے اور وہ ہمارے خون میں حرکت کر رہا ہے تو ہر وقت خطرے کو ملحوظ رکھا جائے۔

پیغمبر اسلام نے عورت سے مصافحہ نہیں کیا

حضرت صدیقہ کائنات رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ پیغمبر اسلام ﷺ جس عورت کو بیعت فرماتے اسے اپنی زبان مبارک سے فرماتے: ''میں نے تجھے بیعت کیا''۔ اللہ کی قسم سلسلہ بیعت میں آپ کا ہاتھ کبھی کسی عورت کے ہاتھ کو نہ چھوا۔ (صحیح مسلم)

دوسری روایت میں یوں آیا ہے کہ: بیعت کے موقع پر عورتوں نے عرض کیا یارسول اللہ! ہمارے ساتھ مصافحہ فرمائیں۔ پاک پیغمبر ﷺ نے فرمایا:

''میں عورتوں سے مصافحہ نہیں کرتا'' (موطا امام محمد)

لیکن آج انگریزی تعلیم یافتہ لڑکیاں کلاس میٹ دوستوں سے شاپ کیپر سے ہاتھ ملاتی ہیں ملک کے بیرو کریٹ افسر، سیاستدان و حکمران طبقہ عورتوں سے مصافحہ کرتے ہوئے تصاویر بنواتے ہیں جو کہ آئے دن اخبارات میں چھپتی رہتی ہیں۔ اسی طرح خاندان میں لڑکیوں کا لڑکوں سے ہاتھ ملانا آج کل رواج پا گیا ہے۔ اگر کسی نے خوف خدا کے سبب انکار کر دیا تو اس کو نشانہ بنایا جاتا ہے۔ بعض ماڈرن قسم کے پیر صاحبان بھی عورتوں سے اپنے ہاتھوں کا بوسہ دلاتے ہیں۔ العیاذ باللہ تعالیٰ۔

حضرت قبلہ عالم، فقیہ اعظم، بحر العلوم والفیوض، استاد الاساتذہ، شیخ المشائخ، غوث الزمان، محبوب دوران، حضرت علامہ الحاج مفتی خواجہ محمد قاسم مشوری قدس سرہ الاقدس (خانقاہ عالیہ قاسمیہ مشوری شریف لاڑکانہ) کی مرید خواتین سخت پردے دار تھیں۔ دربار گوھر بار جب بھی آتیں اپنے پردے کو ملحوظ رکھتیں تھیں۔ حضرت قبلہ عالم کی حویلی شریف کے صحن میں ایک مٹی کا ٹھیلہ ہے جس پر حضرت قبلہ عالم خواتین کے مسائل سننے اور سلسلہ عالیہ قادریہ میں داخل کرنے کے لئے تشریف لاتے تھے۔ خود حضرت تھلہ پر تشریف رکھتے باقی خواتین باپردہ نیچے دریوں پر بیٹھتی۔ حضرت قبلہ عالم مسائل سنتے دعا فرماتے اور حاجت مندوں کو تعویذات کے نقش عنایت فرماتے۔ اس دوران اپنی اہلیہ محترمہ (مریدوں کی روحانی ماں) کو ساتھ رکھتے۔ آپ کا سر مبارک جھکا ہوتا، نیچی نظریں نہ خواتین کو قریب آنے دیتے، نہ ہاتھ مبارک کا بوسہ دینے دیتے، نہ پاؤں کو چھونے دیتے اور نہ اپنے خلوت گاہ میں کسی خاتون کو آنے دیتے۔

آپ نے پردہ عورت کے موضوع پر ایک عالیشان کتاب "فصل الخطاب فی لزوم الستر والحجاب" سندھی زبان میں ۱۹۴۷ء کو تحریر فرمائی۔ جس میں عورت کی آزادی کے نمائندگان و ترجمان، مغربی تعلیم یافتہ علامہ آئی آئی قاضی اور پروفیسر غلام حسین پنہور کی وکالت کی دندان شکن تردید کی ہے۔

درگاہ شریف پر اگر کوئی بے پردہ عورت آتی تو آپ انہیں سختی سے بے پردگی سے روکتے، انکے ورثا کو تنبیہہ فرماتے، آپ واعظ میں بھی معاشرے کے اس ناسور سے قوم کو آگاہ فرماتے۔ پردے کی اہمیت وافادیت کو اجاگر فرماتے۔ بے نظیر، وزیر اعظم بننے سے پہلے درگاہ شریف پر حاضر ہوئیں آپ نے فرمایا: تمہیں خوش ہونا نہیں چاہیے یہ وزارت آنے جانے کی چیز ہے۔ پردہ کی پابند بن گھر میں بیٹھ جا اور بچوں کی اسلامی اصولوں پر پرورش و تربیت کر اور چادر اوڑھ کر فرمایا اپنی چادر کی حفاظت کر۔

میرے دادا جان (حضرت قبلہ سید غلام قادر شاہ راشدی علیہ الرحمتہ) کی بڑی سالی حضرت سیدہ..... ایک مکتوب کے ذریعے حضور قبلہ عالم سرکار مشوری علیہ الرحمتہ الباری کے حضور استدعا کی کہ انہیں سلسلہ عالیہ میں بیعت فرمائیں۔ پہلے تو حضور اپنی حسب دستور تواضع و انکساری سے بات کو ٹالتے رہے، جب اسرار بڑھا تو ایک شرط پر بیعت فرمایا کہ "آپ مسکین کے سامنے کبھی بھی نہیں آئیں گی"

آپ سیدہ کا بیعت ہونا رسمی تو نہ تھا کیونکہ آپ شیخ طریقت علامہ سید پیر محمد حامد شاہ راشدی قدس سرہ کی بڑی صاحبزادی تھیں اور روحانیت کی تڑپ آپکو ورثہ میں ملی تھی۔ آپ سیدہ نے باقاعدگی سے حضور قبلہ عالم سے سلوک طئے کیا۔ اس کام کے لئے سیدہ نے ایک عمر رسیدہ عورت کو تنخواہ پر رکھ لیا تھا جس کے ذریعے حضرت قبلہ اپنے مکتوبات شریف بھجوا دیتے تھے

جس میں اسباق طریقت اشغال اذکار درج ہوتے، ہدایات نقش ہوتیں اور اسی طرح حضرت سیدہ نے سلوک طے کیا۔

آپ بڑی عابدہ، زاہدہ اور شب خیز عارفہ تھیں۔ ساری ساری رات جائے نماز پر گذر جاتی تھی۔ فقیر راقم کا بچپن آپ ہی کی آغوش محبت میں گذرا مجھے سلا کر خود نوافل میں کھڑی ہو جاتی تھیں۔ اور مسلسل عبادت و ریاضت کے سبب ہڈیوں کا ڈھانچہ بن گئی تھیں۔

آپ نے رنگین لباس عمر بھر نہیں پہنا بلکہ ہمیشہ سادہ لباس زیب تن فرماتیں جو کہ سفید سوتی ھرک ہوتا تھا۔ تعویذ آپ کا ایسا ہوتا کہ انسان کی تقدیر بدل جاتی تھی۔ آپ نے تاحیات وعدہ نبھایا کہ زندگی میں کبھی بھی اپنے مرشد کریم کی درگاہ عالیہ مشوری شریف نہیں گئیں اور حضور قبلہ عالم کے ادب کا یہ عالم تھا کہ تحریر میں نہ مکتوب الیہ کا نام ہوتا اور نہ ہی اپنے دستخط فرماتے تھے۔

عورت حج پر بغیر محرم کے نہیں جاسکتی

حضرت سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ہرگز کوئی مرد کسی عورت کے ساتھ تنہائی اختیار نہ کرے۔ اور ہرگز کوئی عورت اپنے محرم کے بغیر سفر نہ کرے۔ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! فلاں جہاد کے سلسلے میں میرا نام لکھا گیا ہے اور میری بیوی حج کے لئے جارہی ہے۔ سرکار نے فرمایا: تو جا اور اپنی بیوی کے

ساتھ حج کر۔ (صحیح بخاری۔ صحیح مسلم)

فتنہ عورت سے بچئے

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میں نے اپنے پیچھے عورتوں کے فتنہ سے بڑھ کر کوئی فتنہ نہیں چھوڑا، جو مردوں کے لئے تکلیف دہ ہو۔ (بخاری۔ مسلم)

بے پردہ عورتیں سراپا فتنہ ہیں ان کی آواز فتنہ، ان کی نظر فتنہ، ان کی خوشبو فتنہ، ان کا گھر سے باہر نکلنا فتنہ، ان کی دلفریب ادائیں نازو نخرے فتنہ، ان کا سیر سپاٹا فتنہ، ان کی عریانی فتنہ اور ہر فتنہ کی بنیاد یہی بے پردہ عورتیں ہیں اور فتنہ کا سدباب نہایت ضروری ہے۔

بے پردہ کل جو نظر آئیں چند بیبیاں
اکبر زمین میں غیرت قومی سے گڑ گیا
پوچھا جو ان سے آپ کا پردہ وہ کیا ہوا
کہنے لگیں کہ عقل پہ مردوں کی پڑ گیا

(اکبر الہ آبادی)

ہیں زمانے کی عجب نیرنگیاں ..... تھیں جو مستورات اب ہیں ننگیاں

اپنی عورتوں کو ناچنے سے بچائیں ورنہ....!

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اس امت میں زمین میں دھنسنے صورتیں بگڑنے اور

آسمان سے پتھر برسنے کا عذاب نازل ہو گا۔

ایک صحابی نے عرض کیا کہ یارسول اللہ ﷺ ایسا کب ہو گا؟

حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب گانے اور ناچنے والی عورتیں اور گانے بجانے کا سامان ظاہر ہو جائے گا اور شراب اڑائی جائے گی۔

(جامع ترمذی)

برقعہ و چادر کبھی تھے ستر پوش
اب دوپٹہ بھی ہوا ہے بار دوش
دختر ملت کھلی پھرنے لگی
شمع پروانوں پہ خود گرنے لگی
باپ خوش ہے دختر وافر تمیز
ہوتی جاتی ہے بہت ہر دلعزیز

(العیاذ باللہ)

زن پرستی

نبی غیب دان والی عرب و عجم ﷺ نے فرمایا:

لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ ان کی ہمت و کوشش اپنے پیٹ کے لئے ہو گی (ایمانی روحانی حلاوت سے محروم ہوں گے)

- ان کی عزت کا معیار دنیاوی ساز و سامان ہو گا (نہ کہ دینداری و علم و عمل)
- (نماز کی پابندی اور پانچ وقت منہ طرف قبلہ کے رکھنے کی بجائے)

ان کا قبلہ، عورتیں ہوں گی (یعنی عورتیں شمع محفل و مرکز توجہ ہوں گی اور ان کا ہر حکم جائز نا جائز مانا جائے گا۔ شاہراہوں، بازاروں، دوکانوں، ٹی وی، ڈش، ذرائع ابلاغ (اخبارات وغیرہ) اور سواریوں پر غرض کہ ہر طرف عورتیں ہی عورتیں ہونگی)

○ ان کا دین روپیہ پیسہ ہوگا۔ (جس کے لئے ضمیر فروشی و ایمان فروشی سے گریز نہیں کریں گے) خبردار! ایسے لوگ بے نصیب و بدترین مخلوق ہوں گے۔ (کنز العمال ج ۵ ص ۴۰۷)

جو کل تک کہتے تھے عورت کی عزت گھر میں ہوتی ہے
وہی ناصح انہیں بازار میں خود لے کے آئے ہیں

رضا نفس دشمن ہے دم میں نہ آنا

نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں: عقلمند وہ شخص ہے جو اپنے نفس کا جائزہ لے اور آخرت کے لیے کام کرے اور عاجز (نادان) وہ شخص ہے جو اپنی خواہشات نفس کی پیروی کرے اور اللہ تعالیٰ سے امید لگائے بیٹھا رہے۔

(جامع ترمذی۔ ضیاء الحدیث)

نفس بدکار نے دل پہ یہ قیامت توڑی
عمل نیک کیا بھی تو چھپانے نہ دیا

حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ہر صبح کو دو فرشتے آواز لگاتے ہیں: مرد عورتوں کے

لئے۔اور عورتیں مردوں کے لئے خطرناک اور قابل افسوس ہیں۔

(ابن ماجہ)

مطلب یہ کہ اگر جائز تعلقات کا خیال نہ رکھا جائے تو ہر ایک دوسرے کے لئے خطرناک ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ہر نظر کے ساتھ شیطان کی امیدیں لگی ہوتی ہیں۔

(بیہقی۔دوزخ کا کھٹکا ص ۱۱۷)

ہر گناہ کی ابتدا کا دروازہ ''نظر'' ہے اس لئے صوفیاء کرام کی تعلیمات کے ذریعے نفس کی آگاہی، نظر کی حفاظت، زبان کی حفاطت اور دل کی کیفیات کو سمجھیے۔ صوفیاء کرام کی زندگی کے زریں اصول :

کم کھایئے..... (جب تک بھوک نہ لگے نہ کھایئے اور کم کھایئے)

کم بولیے...... (فضول بولنے سے پرہیز کیجئے)

کم سویئے..... (رات کے تین حصے بنائیں ایک بیوی کے لئے، ایک سونے کے لئے اور ایک اللہ کی بندگی کے لیے۔

نوجوان طالب علم کا خوف خدا

جہانگیر کے زمانہ میں استاد الکل علامہ مولانا عبدالحکیم سیالکوٹی کے علمی مدارس کا دور دورہ تھا۔ مولانا کے شاگردوں کی نیک نیتی اور حسن سیرت اعلیٰ پیمانے کی تھی چنانچہ ایک دفعہ شاہی مستوارت حضوری باغ میں تقریب

کی تاریخ پر آئیں، حضوری باغ شاہی قلعے کے سامنے تھا اور ہر سال ایک تاریخ مقررہ پر اس باغ میں رات کے وقت مستورات شاہی محلات سے آتیں اور سیر و تفریح کی صورت میں چند گھنٹوں بعد چلی جاتی تھیں۔ اسی باغ کے اندرونی جانب طلباء کے کمروں کی ایک لائن تھی۔ اس وقت طلباء اور دیگر ہر قسم کے مردوں کو باہر جانے کا حکم ہو گیا اور سب چلے گئے۔ معمول کے مطابق مستوارت اندر آگئیں اور سیر و تفریح کے لیے باغ میں مقررہ وقت گزرا تو بادشاہ کی لڑکی جو نیک طنیت اور صوفیانہ مزاج رکھتی تھی اس نے جب واپسی میں چند منٹ باقی تھے، نماز کی نیت باندھ لی تاکہ کچھ نفل یہاں بھی پڑھ لوں۔

واپسی کی نوبت (نقارہ) نماز پڑھتے ہوئے بج گئی لیکن اسے معلوم نہ ہوا اور اس کی دو خاص خادمہ بھی یہ سمجھیں کہ شاید چلی گئی ہے۔ اس خیال سے وہ بھی جلدی جلدی دوسری مستورات کے ساتھ نکل گئیں۔ نوبت بجتے ہی تمام طلباء اپنے اپنے کمروں میں آگئے اور گیٹ بند کر دیا گیا کیونکہ رات کو گیٹ بند رہتا تھا لیکن لڑکی نماز سے فارغ ہو کر جب گیٹ پر پہنچی تو اسے بند پایا۔ بہت گھبرائی چونکہ سردی کا موسم تھا اور شاہی مزاج تھا، حیرانگی کے عالم میں ٹھٹھری ہوئی محفوظ جگہ کی تلاش میں پھرنے لگی۔ گیٹ کے قریب ایک کمرے میں ایک طالب علم مٹی کے دیے کی لو میں مطالعہ کر رہا تھا۔ طالب علم اسے سردی سے کانپتا ہوا دیکھ کر سمجھ گیا کہ شاہی محلات کی کوئی حسین و جمیل لڑکی باہر رہ گئی ہے اور اضطراب کے عالم میں ہے۔

طالب علم کتابوں والی تختی اور چراغ وغیرہ اٹھا کر باہر برآمدہ میں آ گیا اور اشارہ سے لڑکی کو کہا کہ کمرہ تمہارے لیے خالی ہے اور درویشانہ بستر میں سردی سے امن حاصل کرو۔ لڑکی سردی کی وجہ سے فوراً اندر چلی گئی۔ طالب علم چراغ پر مطالعہ کرتا رہا تھا کہ دل میں شیطانی وسوسہ پیدا ہوا کہ ایک حسین و جمیل لڑکی تنہائی میں تیرے پاس موجود ہے کم از کم اس سے کوئی نہ کوئی بات چیت تو کر لے لیکن دوسری طرف خوف خدا کے تحت یہ خیال آیا اگر فعل شنیع کا ارتکاب ہو گیا تو اس کی سزا جہنم ہے اور جہنم کی آگ کون برداشت کرے گا۔

تو پھر دل میں سوچا کہ پہلے انگلی کو دیے پر رکھ کر اس پر آزمائش کر لی جائے۔ اگر انگلی نے برداشت کر لیا تو پھر مزید کام کروں گا۔ اس خیال سے اپنی انگلی دیے پر رکھی اور انگلی جلانے لگا۔ اندر سے لڑکی بھی یہ ماجرا دیکھ رہی تھی۔ جب تمام انگلی جل گئی اور درد برداشت سے باہر ہو گیا تو دل میں کہنے لگا کہ یہ عذاب برداشت نہیں ہو گا لہذا بدکاری سے باز رہنا بہتر ہے۔ کچھ دیر بعد آرام کیا تو پھر وہی وسوسہ دل میں پیدا ہوا پھر اس نے دوسری انگلی دیے پر جلا دی پھر کچھ دیر بعد تیسری، چوتھی، پانچویں انگلی جلا دی۔ گویا کہ اس نے موقع پانے کے باوجود بدکاری سے بچنے کے لیے ایک ایک کر کے اپنی انگلیاں جلانا شروع کر دیں۔ یہ تمام ماجرا لڑکی بھی دیکھتی رہی۔ اتنے میں تلاش کرنے والے آدمی بھی پہنچ گئے اور انہوں نے طالب علم سے شہزادی کے متعلق

پوچھا تو اس نے اندر اشارہ کیا۔ انہوں نے لڑکی کو سر کے بالوں سے پکڑ کر دو طمانچے لگائے اور برا بھلا کہتے ہوئے نہایت بے دردی سے محل میں لے گئے۔

شاہی محلات میں کہرام مچ گیا کہ شہزادی طالب علم کے کمرے سے نکالی گئی ہے جس کی وجہ سے والدہ نے بھی اسے ماتھے نہ لگایا۔ صبح جب دربار سجایا تو سب سے پہلے یہ ماجرا جہانگیر کے سامنے پیش ہوا۔ جہانگیر نے لڑکی کو حکم دیا کہ تو اپنی سزا خود تجویز کر۔ لڑکی نے جواب دیا بتاؤ مجھے کس جرم کی سزا دیتے ہو۔ پہلے جرم ثابت کرو، پھر جو چاہو سزا دے دینا۔ بادشاہ نے کہا ثبوت کی کوئی ضرورت نہیں کیونکہ تجھے ایسی حالت میں لایا گیا ہے کہ ہر خاص و عام میں تیری بدکرداری کی شہرت ہو چکی ہے۔

شہزادی نے کہا، میں پاکدامنی، عفت اور عصمت میں دو ثبوت پیش کر سکتی ہوں۔ اولاً میری دونوں خادماؤں سے پوچھئے کیا وہ مجھے نماز کی حالت میں چھوڑ کر گئی تھیں یا میں خود آنکھ بچا کر کہیں بھاگ گئی تھی۔ اگر انہوں نے مجھے اس حالت میں چھوڑا تو پھر میرا کیا قصور ہے؟

ثانیاً اس طالب علم کا شیطانی حملہ سے بچنے کے لیے تمام انگلیوں کو جلا دینا میری اور اس کی پاکدامنی کا بین ثبوت ہے۔ لڑکی کے اس ثبوت سے معلوم ہوتا ہے کہ عقلمند لڑکی بھی طالب علم کے انگلیاں جلانے والے معاملے کو سمجھ گئی تھی کہ وہ نفس پر قابو پانے کے لیے اپنے آپ کو اس مشقت میں ڈالے ہوئے تھا تاکہ وہ فعل شنیع سے بچ جائے۔

جب طالب علم کو شاہی دربار میں بلا کر انگلیاں جلانے کا حال پوچھا تو طالب علم نے تمام واقعات سچ سچ بیان کر دیے اور شہزادی کی پاک دامنی روز روشن کی طرح ثابت ہو گئی۔ ان کی ایمانداری پر آفرین کہتے ہوئے بادشاہ نے انہیں معاف کر دیا۔ (انوار قمریہ ص ۲۶۶)

سبحان اللہ! کیسے طلباء اور کیسی نیک طینت لڑکیاں تھیں۔

باحیا پردہ نشین خاتون

ایک خاتون حضرت ام خلاد رضی اللہ عنہا نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں وہ اپنے چہرے پر نقاب ڈالے ہوئی اپنے بیٹے کے بارے میں پوچھ رہی تھیں حالانکہ وہ شہید ہو چکا تھا۔ تو نبی کریم ﷺ کے اصحاب کرام میں سے کسی نے ان سے کہا کہ تم اس حال میں اپنے بیٹے کے متعلق پوچھنے آئی ہو کہ نقاب ڈالے ہوئی ہے (یہ سن کر) اس پردہ نشین خاتون نے کہا: اگر میر ابیٹا جاتا رہا تو کیا ہوا میری حیاء تو نہیں گئی۔

(سنن ابو داؤد جلد اول ص ۳۳۶۔ مقام عورت ص ۳۷)

بے پردگی کے ڈر سے بیٹے کا سوگ نہیں منایا۔ یہ وہ عظیم اسلامی تعلیم و تربیت سے آراستہ خواتین تھیں جنہیں ہر وقت ہر لمحہ اپنی شرم حیاء عزت و ناموس کی فکر دامن گیر تھی۔ آج دنیا انیسویں صدی کے لیے ترس رہی ہے۔ الاماشاء اللہ!

جس پر کبھی نا محرم کی نظر نہ پڑی

حضرت شیخ عبدالحق محدث دھلوی علیہ الرحمتہ تحریر فرماتے ہیں :

ایک مرتبہ خشک سالی ہوئی لوگوں نے بہت دعائیں کیں مگر بارش نہ ہوئی۔ پھر حضرت خواجہ نظام الدین علیہ الرحمتہ نے اپنی والدہ محترمہ کے پاکیزہ دامن کا ایک دھاگہ اپنے ہاتھ میں لے کر دربار الہی میں عرض کی : "یااللہ! یہ اس خاتون کے دامن کا دھاگہ ہے جس پر کبھی بھی کسی نا محرم کی نظر نہ پڑی اس کے طفیل باران رحمت عطا فرما"۔

ابھی خواجہ صاحب نے یہ جملہ کہا ہی تھا کہ بارش برسنے لگی۔

(اخبار الاخیار ص ۵۸۲)

نظر و جسم کی حفاظت کرنے والی خاتون کی اللہ رب العالمین کے ہاں کتنی بڑی عزت ہے۔ مغربی تعلیم یافتہ ، فیشن ایبل ماڈرن گرلس اپنے حلقہ سے ایسی مثال پیش نہیں کر سکتی۔

بہترین خاتون

نبی کریم ﷺ نے فرمایا : کیا میں تمہیں ایسے خزانے سے نہ مطلع کروں جو سب سے اچھا ہے۔ وہ نیک عورت ہے کہ جب اس کا شوہر اس کی طرف دیکھتا ہے تو وہ اسے خوش کر دیتی ہے اور ہر (جائز) کام میں جو وہ کہے اس کی تابعداری کرتی ہے اور جب وہ باہر جاتا ہے تو اس کے گھر (عزت و ناموس) کی حفاظت کرتی ہے۔ (ابو داؤد۔ آئینہ معلومات ص ۵۱)

جنتی خاتون

نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے :جب عورت پانچوں وقت کی نماز پڑھے اور ماہ رمضان کے روزے رکھے اور اپنی شرم و آبرو کی حفاظت کرے اور شوہر کی فرمانبردار رہے تو پھر (اسے حق ہے کہ) جنت کے جس دروازے سے چاہے اس میں داخل ہو۔ (حلیہ ابو نعیم۔ آئینہ معلومات۔ مکاشفتہ القلوب ص ۶۱۶)

جنت میں کم عورتیں

نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں : میں نے جنت کو دیکھا اس میں سب سے کم عورتیں تھیں۔ میں نے کہا عورتیں کہاں ہیں ؟ جبریل امین نے کہا : انہیں دو سرخ چیزوں نے مشغول کر دیا ہے ایک سونا ، دوسرا زعفران۔ یعنی زیورات اور رنگین (فیشن ایبل) کپڑے۔ (مکاشفتہ القلوب)

آج کی عورت کس طرح فیشن ایبل ثابت ہوئی ہے ہر ایک پروگرام (شادی، منگنی، ولیمہ، عید، ختنہ، سالگرہ، میکے وغیرہ) کا علیحدہ سوٹ، پھر اسی کلر میچنگ میں سینڈل، چوڑیاں اور کاسٹنگ کی جیولری بھی چاہیے۔ ہر ایک سوٹ پر مختلف کام ہونا چاہیے طرح طرح کی ڈیزائننگ اور کڑھائی ہونی چاہیے۔ حساب لگائیں چوبیس گھنٹوں کا اکثر حصہ فیشن کی نذر ہو جاتا ہے۔

دن لہو میں کھونا تجھے شب صبح تک سونا تجھے
شرم نبی (ﷺ) خوف خدا یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

میاں بیوی کے تعلقات

ام المومنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے (اپنے شوہر) نبی کریم ﷺ کا ستر کبھی نہ دیکھا۔

(ابن ماجہ۔ مشکوۃ)

بعض روایت میں ہے کہ نہ میں نے حضور پاک کی کبھی شرمگاہ دیکھی نہ حضور نے میرا ستر کبھی دیکھایہ ہے اس سید المحبوبین ﷺ کی شرم وحیا۔

جماع کے وقت شرم گاہوں کو دیکھنے سے نگاہ کمزور ہوتی ہے، اور نسیان ہوتا ہے اور اولاد بے شرم پیدا ہوتی ہے۔ اور صحبت کی حالت میں باتیں کرنے سے اندیشہ ہے کہ اولاد گونگی ہو۔ حضور پاک ﷺ کے اعمال شریف میں لاکھوں حکمتیں ہیں۔ (مرآۃ شرح مشکوۃ جلد پنجم ص ۲۳)

آج بے حیا بچوں کی کثرت ثابت کررہی ہے کہ میاں بیوی شرم و حیاء کو بالائے طاق رکھ کر بالکل بے غیرتی کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ میاں بیوی، وی سی آر، اور ڈش پر بے ہودہ فلمیں دیکھ کر ویسا ہی طرز عمل اختیار کرتے ہیں۔

یہ مسلماں جنہیں دیکھ کر شرمائیں یہود

چنانچہ ضروری ہے کہ وقت جماع شرعی آداب کو ملحوظ رکھتے ہوئے میاں بیوی کپڑا اوڑھ لیں جانوروں کی طرح برہنہ نہ ہوں کہ بچے بے حیاء اور بے شرم ہونے کا اندیشہ ہے۔ (فتاوی عالمگیری۔ آداب شب عروسی)

شادی کا مطلب بے حیائی نہیں

دو بزرگ تھے، ایک دریا کے اس کنارے اور دوسرے اس پار رہتے تھے۔ ان میں سے ایک بزرگ نے اپنے یہاں کھیر پکائی اور خادم سے کہا: تھوڑی ہمارے دوست کو بھی دے آؤ۔ خادم نے عرض کی: حضور راستے میں تو دریا پڑتا ہے کیونکر پار اتروں گا۔ کشتی وغیرہ کا کوئی سامان نہیں۔

فرمایا: ''دریا کے کنارے جا اور کہہ کہ میں اس کے پاس سے آیا ہوں جو آج تک اپنی بیوی کے پاس نہیں گیا۔'' خادم حیران تھا کہ یہ کیا معمہ ہے اس واسطے کہ حضرت ''صاحب اولاد'' تھے۔ بہر حال تکمیل حکم ضروری تھا۔ دریا پر گیا اور وہ پیغام جو ارشاد فرمایا تھا کہا دریا نے فوراً راستہ دے دیا۔ اس نے پار پہنچ کر ان بزرگ کی خدمت میں کھیر پیش کی۔ انہوں نے نوش جان فرمائی اور فرمایا: ہمارا سلام اپنے آقا سے کہہ دینا۔ خادم نے عرض کی کہ سلام تو جبھی کہوں گا جب دریا سے پار اتر جاؤں۔

فرمایا: دریا پر جاکر کہہ دینا میں اس کے پاس سے آیا ہوں جس نے تیس برس سے آج تک کچھ نہیں کھایا۔ خادم شش و پنج میں تھا کہ یہ عجیب بات ہے۔ ابھی تو میرے سامنے کھیر تناول فرمائی اور فرماتے ہیں اتنی مدت سے کچھ نہیں کھایا مگر بلحاظ ادب خاموش رہا۔ دریا پر آکر جیسا فرمایا تھا کہہ دیا، دریا نے پھر راستہ دے دیا۔ جب اپنے آقا (مرشد) کی خدمت میں پہنچا تو اس سے رہا نہ گیا اور عرض کی: حضور یہ کیا معاملہ تھا۔

فرمایا: ہمارا (اولیاء اللہ کا) کوئی کام اپنے نفس کے لیے نہیں ہوتا۔
(الملفوظ)

معلوم ہوا کہ اللہ والے جو بھی کام کرتے ہیں وہ اللہ کی رضا کے لیے کرتے ہیں۔ نفس کی خواہش کی تکمیل کے لیے نہیں۔ ان کا کوئی بھی فعل دکھاوے کے لیے نہیں ہوتا کہ کوئی خوش ہو۔ جب شادی، کھانا پینا، شریعت کے دائرے میں رہ کر ہوگا اور نیت اللہ تعالی کی رضا اور پاک پیغمبر ﷺ کی خوشنودی مطلوب ہوگی تو پھر کھانا پینا اور بیوی سے صحبت عبادت بن جائے گی۔

یاد رہے شادی کا مطلب بے حیائی نہیں ہونا چاہیے۔

بے پردگی کی سزائیں

امیر المومنین شیر خدا مولائے کائنات سیدنا علی المرتضیٰ شاہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: ایک بار میں حضرت سیدہ نساء العالمین خاتون جنت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کے ہمراہ دربار رسالت میں حاضر ہوا۔ حضور ﷺ اشکبار تھے، ہم نے سبب گریہ دریافت کیا تو ارشاد فرمایا: میں نے شب معراج خواتین کے عذاب دیکھے تھے۔ آج وہ مناظر پھر یاد آگئے اسی لئے رونا آگیا۔ عرض کیا ہمیں بھی ارشاد ہو کہ حضور ﷺ نے کیا کیا ملاحظہ فرمایا؟

ارشاد فرمایا: میں نے دیکھا کہ ایک عورت بالوں سے لٹکی ہوئی ہے اور اس کا دماغ کھول رہا ہے۔ (یہ اس عورت کی سزا تھی جو اپنے بال غیر

مردوں سے نہیں چھپاتی تھی)

ایک عورت کو دیکھا کہ اس طرح لٹکائی گئی ہے کہ چاروں ہاتھ پاؤں پیشانی کی طرف بندھے ہوئے ہیں اور سانپ اور بچھو اس پر مسلط ہیں۔ (یہ اپنے شوہر کی اجازت کے بغیر گھر سے باہر نکلتی تھی اور حیض و نفاس سے غسل نہیں کرتی تھی)

ایک عورت کو دیکھا کہ اپنا ہی جسم کھا رہی ہے اور اس کے نیچے آگ دھونکی جا رہی ہے۔ (یہ غیر مردوں کے لئے زینت کرتی تھی اور لوگوں کی غیبت کرتی تھی)

ایک عورت کو دیکھا اس کا جسم آگ کی قینچی سے کاٹا جا رہا ہے۔ (یہ اس عورت کی سزا تھی جو اپنا جسم اور اپنی زینت غیر مردوں کو دکھاتی تھی)

اے میری بہنو! سدا پردہ کرو
مت گلی کوچوں میں تم پھرتی رہو

ورنہ سن لو قبر میں جب جاؤ گی
سانپ بچھو دیکھ کر چلاؤ گی

(بے پردگی کی ہولناک سزائیں ص ٦)

لڑکیوں کی دینی تربیت کیجئے!

اپنے گھر میں اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ کا چرچا رکھو۔ اپنی بیویوں، بچوں کو نماز کا سخت پابند بناؤ۔ سات برس کے بچوں کو نماز کا حکم دو اور

دس برس کے بچوں کو مار مار کر نماز پڑھاؤ۔ رات کو جلدی سو جاؤ، صبح کو جلد جاگو اپنے بچوں کو جلد جگادو کیونکہ وہ رحمت کے نازل ہونے کا وقت ہے۔ بچوں کو تعلیم دو کہ ہر کام بسم اللہ سے شروع کریں۔ (کھانا، پینا بسم اللہ پڑھ کر، بیٹھ کر اور سیدھے ہاتھ سے کھائیں پئیں۔ بچپن سے بچوں میں یہ عادت ڈالیں کہ سر ڈھانپ لیں)۔ صبح کے وقت تمہارے گھروں سے قرآن کریم کی آواز آتی ہو کہ قرآن شریف کی آواز مصیبتوں کو ٹالتی ہے۔ جب ایک گھنٹہ ان نیک کاموں میں خرچ کرو پھر اللہ کا نام لے کر گھر کا کام کرو۔ (اسلامی زندگی)

حضرت سیدنا امیر عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے اہل کوفہ کو یہ حکمنامہ لکھ کر بھیجا۔ علموا نساء کم سورۃ النور۔ اپنی عورتوں کو سورہ نور پڑھاؤ۔ (تفسیر صاوی) کیونکہ اس میں پردہ کے احکامات کا بیان ہے۔

عورتوں کو بالاخانوں میں نہ ٹھہراؤ، انہیں لکھنا نہ سکھاؤ، انہیں سورہ نور پڑھاؤ اور چرخہ کاتنا سکھاؤ۔ (تفسیر صاوی عن عائشہ صدیقہ)

بالاخانوں میں ٹھہرنا اس لیے منع ہوا کہ عورتیں اوپر سے غیر محرموں کو جھانک کر نہ دیکھیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ میلوں ٹھیلوں میں یا جلسے جلوس میں عورتوں کا اونچی جگہوں سے غیر مردوں کو دیکھنا شرعاً ممنوع ہے۔ اور لکھنا سکھانے سے اس لئے ممانعت کی گئی تاکہ قلمی دوستی پیدا نہ ہو۔ آجکل کی انگریزی خواں عورتوں میں بے پردگی، بے حیائی اور فحاشی اسی قلمی فن کے برے ثمرات سے ہے اور عورتوں کو چرخہ کاتنا سکھانا پہلے وقتوں میں

تھا۔ آج کے دور میں جو کام بھی اس سے موافقت رکھتا ہو وہ انہیں سکھایا جائے۔ مثلاً کپڑوں کی سلائی اور کشیدہ کاری وغیرہ مگر یہ ضروری ہے کہ غیر محرموں سے اختلاط نہ ہونے پائے۔

(پردہ کے شرعی مسائل ص ۱۴)

لڑکیوں کو کھانا پکانا، سینا پرونا اور گھر کے کام کاج، پاکدامنی اور شرم وحیا سکھاؤ۔ (اسلامی زندگی ۲۱)

لڑکیوں کو قرآن مجید کی سورتیں اور نعتیں بر زباں یاد کروائیں اور جب جوان ہو جائیں تو فرائض اور مسائل (حقوق والدین، حقوق شوہر و اولاد اور مسلم خواتین کے کارناموں) کو سمجھنے حیض و نفاس کے مسائل کو جاننے کے لئے درج ذیل ضروری کتابیں پڑھائیں۔

ہمارا اسلام (مکمل)	مفتی محمد خلیل خان برکاتی
تفسیر سورہ نور	مفتی محمد خلیل خان برکاتی
تحفہ نسواں (عورتوں کی نماز)	مفتی محمد خلیل خان برکاتی
اسلام زندگی	مفتی احمد یار خان نعیمی
جنتی زیور	علامہ عبد اعظمی
مکاشفتہ القلوب	امام محمد غزالی۔ علامہ تقدس علی قادری
مشغلۃ الارشاد	مولانا احمد رضا خان قادری بریلوی

فطرتی میک اپ

اللہ تعالیٰ نے عورت کو قدرتی حسن سے نوازا ہے۔ اب انہیں بازاری رنگ وروغن والے حسن کی ضرورت نہیں۔

سر و جسم کو تیل (سرسوں بادام یا زیتوں) لگانا

آنکھوں میں سرمہ ڈالنا

مسی سے دانتوں کو صاف اور ہونٹوں کو رنگنا

اور ہاتھوں کو مہندی سے رنگنا

یہ چیزیں عورتوں کو استعمال میں لانا جائز بھی ہیں اور صحت کے لئے بھی بہتر و مفید ہیں۔

حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک عورت کے ہاتھ میں کتاب تھی۔ اس نے پردہ کے پیچھے سے رسول اللہ ﷺ کی طرف اشارہ کیا یعنی حضور کو دینا چاہی۔ حضور ﷺ نے اپنا ہاتھ کھینچ لیا اور فرمایا: معلوم نہیں مرد کا ہاتھ ہے یا عورت کا ہاتھ ہے۔ اس نے کہا: عورت کا ہاتھ ہے۔ فرمایا: اگر عورت ہوتی تو ناخنوں کو مہندی سے رنگے ہوتی۔

(تنبیہ) اس سے یہ نہ سمجھ لیا جائے کہ آپ کو علم نہیں تھا کہ یہ مرد یا عورت کا ہاتھ ہے۔ یہ محض پردہ کی اہمیت اور عورتوں کو بتانا تھا کہ مہندی سے اپنے ناخن سرخ رکھیں تاکہ مردوں کے ہاتھوں سے سفیدی میں مشابہت نہ ہو۔

(ابوداؤد۔ نسائی۔ بہار شریعت)

حضرت ام المومنین صدیقہ سے روایت ہے کہ ہند بنت عقبہ نے عرض کی یا نبی اللہ ! مجھے بیعت کر لیجئے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا : میں تجھے بیعت نہ کروں گا جب تک تو اپنی ہتھیلیوں کو نہ بدل دے (یعنی مہندی لگا کر ان کا رنگ نہ بدل لے) تیرے ہاتھ گویا درندہ کے ہاتھ معلوم ہو رہے ہیں (یعنی عورتوں کو چاہیے کہ ہاتھوں کو رنگین کر لیا کریں۔ (ابو داؤد۔ بہار شریعت ج ۲ حصہ ۱۶ اص ۱۶۹)

بچوں کی پرورش

مسرت کی تخلیق کرنا زیادہ تر میاں بیوی کے ہاتھ کی بات ہوتی ہے بشرطیکہ وہ اس راز کو سمجھیں اور اس کے لئے کوشاں بھی رہیں۔ بچے پیدا ہونے کے بعد دوسرا سوال ہوتا ہے ان کی پرورش اور تعلیم و تربیت کا، اس جانب بھی پلاننگ کرنی ہوگی۔

جب بچوں میں برائیاں آجاتی ہیں وہ سماجی اور اقتصادی اعتبار سے ماں باپ کے لئے عذاب سے زیادہ اور کچھ نہیں ہوتے اگر کسی ماں باپ کی اولاد جھوٹی، چور، بد چلن اور آوارہ نکل آئے تو یقیناً یہ حالت ان کے لئے نہایت تکلیف دہ ہوتی ہے لیکن ایسا کیوں ہوتا ہے اس بات پر غور کرنا ہوگا۔

بعض اوقات برے نکل آنے والے بچوں کے ماں باپ یہ کہتے ہوئے پائے گئے ہیں کہ انہوں نے بچوں کو سدھارنے کے لئے سب کچھ کیا لیکن بچے کسی طرح بھی نہیں سدھرتے آخر وہ قسمت کا لکھا مان کر بیٹھ جاتے ہیں۔

دراصل اس مسئلے پر سنجیدگی سے اور باریکی سے غور کرنے کی ضرورت ہے اس سلسلے میں حقیقت یہ ہے کہ بچوں کا پالنا بذات خود ایک موضوع ہے جس کی بنا نفسیات ہے اور بچوں کی اس نفسیات کا علم ماں باپ کو ضرور حاصل کرنا چاہیے۔ ماہرین نفسیات کی یہ رائے ہے کہ بچے ہمیشہ والدین کے غلط سلوک سے بگڑتے ہیں۔ عام طور پر والدین جو بنیادی غلطیاں کرتے ہیں ہم یہاں ان پر اختصار سے روشنی ڈالنا نہایت ضروری سمجھتے ہیں۔

۱۔ بچوں کو مارنا پیٹنا یا دوسری طرح کی سزائیں نہیں دینی چاہئیں، سزا سے ان کا ذہنی ارتقاء رک جاتا ہے سزا کے نتیجہ کے طور پر ان کے دل میں رد عمل اور بغاوت پیدا ہوتی ہے جس سے ان کے رجحانات غلط راہ اختیار کر لیتے ہیں۔

۲۔ محبت اور شفقت کی بھوک ہمیشہ بچوں میں بہت زیادہ ہوتی ہے انہیں محبت اور شفقت ملنی چاہیے یہ دونوں چیزیں بچپن کے پودے کے لئے سینچائی کا کام دیتی ہیں۔ پیارے بچے کی خفیہ قوتیں نشوونما پاتی ہیں اور ان کا ذہنی ارتقا صحیح سمت میں ہوتا ہے۔ لیکن غلط ڈھنگ کا پیار ان کی ہر جائز ناجائز خواہش پوری کرنا، ان کی ہاں میں ہاں ملانا، ان کی گندی عادتوں کو نظر انداز کرنا اور یہ کہہ کے جان چھڑانا ابھی تو بچہ ہے آخر سدھر جائے گا ایسا پیار بچوں کے لئے مضر ہوتا ہے۔

۳۔ بچے کو ایک طرف محبت کی ضرورت ہوتی ہے تو دوسری

طرف اس کی شخصیت احترام بھی چاہتی ہے بنیاوی مطالبات کو پورا کرنا اور اس کے جذبات کی قدر ہی اس کا احترام ہے۔

۴۔ بچے کے ساتھ والدین کا سلوک ایسا ہونا چاہیے کہ بچہ اپنے آپ کو محفوظ محسوس کرے۔

۵۔ بچے کو منفی احکام ..... جیسے ایسا مت کرو، یہاں مت بیٹھو، یہ مت چھوؤ، وہ مت اٹھاؤ، نہیں دینے چاہئیں اس سے وہ اپنی آزادی کو سلب محسوس کرتا ہے۔

٦۔ ایک بچے سے دوسرے بچے کا مقابلہ نہیں کرنا چاہیئے اس سے بچوں میں احساس کمتری پیدا ہوتا ہے۔

۷۔ بچوں سے ایسی امید نہیں کرنی چاہیے کہ وہ بڑے آدمیوں کی طرح دانش مندی اور سمجھ داری سے کام کریں گے۔

۸۔ بچے کو کسی اٹ ہٹ کھیل یا کام کی مذمت نہیں کرنی چاہیے ان کاموں میں بچے کی زندگی کا ارتقاء پنہاں ہوتا ہے۔

۹۔ بچوں کے روبرو والدین کو اپنے قول و فعل پر کنٹرول اور توازن رکھنا چاہیے کیونکہ انہی کے چال چلن سے بچے بہت کچھ سیکھتے ہیں۔

۱۰۔ بچوں کے دل میں کبھی ڈر نہیں بٹھانا چاہیے۔

دراصل یہ سب اس طرح کی باتیں ہوتی ہیں جنہیں ماں باپ بننے سے پہلے ہی میاں بیوی کو سیکھنا چاہیے، بچے والدین کی زندگی میں کس حد تک

اور کیسی خوشحالی لاتے ہیں۔ یہ سب کچھ اس بات پر منحصر ہوتا ہے کہ وہ بچوں کے ساتھ کیسا سلوک کرتے ہیں ان کے پالن پوسن میں سائنس کو کہاں تک دخل ہے دراصل بچوں کو کوئی جسمانی تکلیف ہو جانا، بیمار پڑ جانا، تندرست نہ رہنا وغیرہ۔ جسمانی کمزوریاں تو علاج معالجے سے دور ہو جاتی ہیں لیکن جب بچہ ذہنی اعتبار سے غیر تندرست ہو جاتا ہے اس کا ذہنی ارتقاء غلط سمت اختیار کر لیتا ہے تو وہ والدین کے لئے یقیناً ایک تکلیف دہ مسئلہ بن جاتا ہے۔ ایسے مسئلے بنے ہوئے بچے ایک نہیں بے شمار گھروں میں ملتے ہیں، ایسے بچے کہیں روٹی نہیں کھاتے اور ماں کو طرح طرح سے پریشان کرتے ہیں نہاتے وقت اودھم مچاتے ہیں، گھر سے پیسے چرا کر لے جاتے ہیں، اکثر جھوٹ بولتے ہیں، محلے کے بچوں سے بات بات پر لڑتے ہیں، پڑھنے میں دل نہیں لگتا، اسکول سے اکتا جاتے ہیں، بہت ضدی ہوتے ہیں، ہر بات پر روتے ہیں، گھر میں ہنگامہ برپا کرتے ہیں وغیرہ ایسی حالت میں والدین اپنی زندگی کو دوزخ تصور کرنے لگتے ہیں۔

لیکن والدین اپنے سلوک پر تحمل سے غور نہیں کرتے۔ سچ تو یہ ہے کہ ۹۹ فیصد ماں باپ بچے کی برائیوں کو دور کرنے کے لئے مار پیٹ سے کام لیتے ہیں لیکن یہ سراسر غلط طریقہ ہے۔

نیویارک (امریکہ) میں ایک شخص اپنے گھوڑے سے تنگ آ گیا حالانکہ گھوڑا نہایت چست تندرست اور اچھی نسل سے تھا لیکن ضدی اور

اڑیل تھا جس کے سبب مالک اس پر چابک برساتا تھا مگر گھوڑے نے اپنی ہٹ دھرمی نہ چھوڑی۔ آخر اس شخص نے مجبور ہو کر اپنے گھوڑے کو سستے داموں بیچ ڈالا۔ پانچ برس بعد لوگ نمائش میں اس گھوڑے کے کرتب دیکھ کر حیران رہ گئے۔ گھوڑے کے نئے مالک نے بتایا: ان پانچ برسوں میں اس نے گھوڑے کو چابک بھی نہیں لگایا مگر ہمیشہ پیار پچکار کر کے کام لیا ہے۔ اس مثال سے دو باتیں واضح ہوتی ہیں پہلی یہ کہ پیار حیوانوں تک کو بس میں کر لینے کی طاقت رکھتا ہے۔ پیار میں اپنائیت ہے، پیار غیر کو اپنا بناتا ہے، پیار نفرت کو مٹاتا ہے، پیار عزت بڑھاتا ہے، تبھی تو اسلام نے فرمایا ہے کہ ہر ایک مسلمان کو سلام کیا کرو، سلام کرنے سے دوسرے کے دل میں پیار پیدا ہوتا ہے۔

دوسری بات یہ کہ پیار کے لئے وقت درکار ہے اور فیشن ایبل بے پردہ، گورنمنٹ ملازم، حقوق نسوانیت کی علمبردار، جانوروں کی طرح گھومنے والیوں، میک اپ زدہ لڑکیوں کے پاس بچوں کے لئے وقت کہاں۔ انہیں میٹنگوں، دعوتوں، دوستوں، شاپنگ، فیشن وغیرہ سے فرصت کہاں ہے؟

بعض عورتیں یہ کہتی سنی گئی ہیں "میں نے چار دن سے پپو کو پھول کی چھڑی بھی نہیں چھوائی۔" لیکن پھر بھی اس کی عادت میں رتی بھر فرق نہیں آیا۔ ان سے اگر یہ پوچھا جائے کہ چار مہینے سے جو تم بچے کے ساتھ مار

پیٹ کرتی تھیں اس سے بھی کون سا فرق آیا؟ تو ان کے پاس اس کا کوئی جواب نہیں ہوتا، دراصل وہ جس پھل کی امید چار دن بعد کرتی ہیں وہ چار مہینے بعد حاصل ہوتا ہے چنانچہ اس سلسلے میں تحمل سے کام لینا نہایت ضروری ہوتا ہے۔

غرضیکہ قارئین کو سمجھ لینا چاہیے کہ بچوں کے ساتھ جب نفسیاتی سلوک روا رکھا جاتا ہے تو وہ سگھڑ، مفکر، خوش حال اور ہنس مکھ بنتے ہیں اور ایسے بچے والدین میں یقیناً کھلی پھلواری کی مانند ہوتے ہیں۔ (ماخذ)

نئی تہذیب کے انڈے ہیں گندے

میاں بیوی لٹے دونوں نئی تہذیب کے ہاتھوں

لپ اسٹک:

ایک اخباری اطلاع کے مطابق آنجھانی اندرا گاندھی کی بہو "مانیکا گاندھی" نے کہا ہے کہ لپ اسٹک لگانے سے عورت کے ہونٹ زیادہ برہنہ ہو جاتے ہیں اور اس نمایاں بے حیائی کے علاوہ عورت کے قدرتی ملائم ہونٹ لپ اسٹک میں شامل بعض کیمیائی ادویات کے باعث پھٹ سکتے ہیں اور اس قسم کی کئی دیگر بیماریوں کا شکار ہو سکتے ہیں۔

حالانکہ نہار منہ روزانہ گرم پانی سے ہونٹ دھوئے جائیں اور موسم کے لحاظ سے خوراک استعمال کی جائے تو نسوانی ہونٹ قدرتی طور پر سرخی مائل ہو جاتے ہیں۔ (رضائے مصطفےٰ گوجرانوالہ مارچ ۱۹۸۹ء)

اے مسلم عورت! یہ حقیقت پڑھ کر غصہ میں نہ آجا، یہ کسی مولوی کا واعظ نہیں بلکہ یہ تمہاری طرح ایک ماڈرن فیشن ایبل عورت کا اخلاقی واعظ و طبّی مشورہ ہے۔ لیکن بے پردہ لڑکیوں کا حال یہ ہے کہ:

دکھانے کے لئے غیروں کو گھنٹوں اپنے چہرے پر
کبھی سرخی رگڑتی ہے کبھی پاؤڈر لگاتی ہے

اور نماز و قرآن و طہارت کے سبق سے بیگانگی کا یہ حال ہے کہ:

سبق خیر سے لب پہ آئے نہ آئے
مگر لب سے سرخی اترنے نہ پائے

نیل پالش:

آجکل عورتیں مہندی لگانے کی بجائے ناخن پالش استعمال کرتی ہیں حالانکہ یہ فضول خرچی کے علاوہ اس کا مذہبی و طبّی اور دنیا و آخرت کے لحاظ سے بڑا خسارہ ہے۔ کیونکہ ناخنوں پر ناخن پالش لگانے سے ایک تہ جم جاتی ہے جس سے پانی گذر کر جسم تک نہیں پہنچتا۔ بایں وجہ ناپاکی دور کرنے کے لئے جو غسل یا وضو کیا جائے نیل پالش کی وجہ سے نہ وضو ہوگا اور نہ ہی جنبی و ناپاک عورت غسل کر کے پاک ہو گی۔

اور اس طرح نہ اس کی نماز ادا ہو گی نہ وہ قرآن مجید کو ہاتھ لگا سکے گی۔

نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں: جس گھر میں جنبی ہو اس گھر میں

رحمت کے فرشتے نہیں آتے۔

سرخی و نیل پالش کا یہ فرنگی ورثہ جس پر "دیسی میمیں" جان چھڑکتی ہیں۔ اور جن کے بغیر ان کی کوئی تقریب مکمل نہیں سمجھی جاتی اور جن کے باعث دلہنیں روز اول ہی سے ناپاک زندگی کا آغاز کر دیتی ہیں۔ یہ فرنگی ورثہ دینی و دنیوی اور طبّی و اخلاقی لحاظ سے نقصان دہ ہے۔ (ایضاً)

سینٹ:

عطر لگانا سنت ہے لیکن آج کل سینٹ لگانے کا فیشن ہو چکا ہے۔ سینٹ اور نیل پالش میں اسپرٹ ہے اور اسپرٹ شراب ہے اور شراب ناپاک۔ جس سے جسم و کپڑے ناپاک ہوتے ہیں۔

(تفصیل کے لیے ملاحظہ کیجئے، فتاویٰ رضویہ، جلد سوم و چہارم ص ۵۴۲)

حسن مصنوعی کی خاطر "میک اپ" کر کے قمر
سامنے لوگوں کے آنا آجکل فیشن میں ہے

انتخاب داماد

اے مسلم عورت! سلف الصالحین داماد (اپنی بیٹی کے لئے جیون ساتھی) کا انتخاب کس طرح کرتے تھے؟ وہ کونسا پہلو پیش نظر رکھتے تھے؟ اور تمہاری سوچ کیا ہے؟ آیئے اس ایمان افروز حکایت سے سبق حاصل کیجئے!

حضر شاہ ابو الفوارس شجاع کرمانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا واقع ہے کہ انکی صاحبزادی کے واسطے بھی بعض بادشاہوں نے پیغام نکاح بھیجا مگر انہوں

نے منظور نہ فرمایا پھر انتخاب شوہر کے واسطے خود مختلف مساجد میں گئے۔ ایک مسجد شریف میں دیکھا ایک فقیر (متبع سنت) نماز سنت کے مطابق ادا کر رہا ہے۔ بعد فراغت اس سے دریافت کیا ۔ تمہاری بیوی ہے؟ جواب دیا : نہیں۔

فرمایا : کیا ایسی بیوی سے شادی کرنا چاہتے ہو جو حسن ظاہری کے ساتھ ساتھ دینی واقفیت بھی رکھتی ہے کہ قرآن پاک پڑھی ہوئی ہے.... اس نے عرض کیا! میں ایک فقیر (غریب متوکل) آدمی ہوں میرے ساتھ کون شادی کرے گا۔ فرمایا : تمہارے پاس دو روپے ہیں۔ عرض کیا : ہاں۔ فرمایا : ایک روپے کی روٹی خرید لو اور ایک روپے کی خوشبو، بس یہی کافی ہے۔

فقیر (صالح شخص) نے دونوں چیزیں خرید لیں تو انہوں نے نکاح فرمادیا۔ (بشیر القاری شرح صحیح البخاری ص ۴۹)

پردہ ڈاکٹر اقبال کی نظر میں

کہتا ہے زمانے سے یہ درویش جوانمرد
جاتا ہے جدھر بندہ حق تو بھی ادھر جا

(ضرب کلیم)

مصور پاکستان شاعر مشرق علامہ ڈاکٹر محمد اقبال لاہوری مرحوم کئی برس یورپ میں رہے انہوں نے یورپ کی تہذیب کو قریب سے صرف دیکھا ہی نہیں پڑھا بھی تھا۔ ان کے بقول :

خیرہ نہ کر سکا جلوہ دانش فرنگ
سرمہ ہے میری آنکھ کا خاک مدینہ و نجف

آئیڈیل:

وہ حضرت فاطمۃ الزہرا کو عورتوں کے لئے بطور ماں، بیٹی، بہن اور بیوی کے آئیڈیل قرار دیتے تھے۔ ان کا یہ پختہ عقیدہ تھا کہ عورتوں کی آزادی کی تحریک در حقیقت مادر، پدر آزادی کی تحریک ہے۔ جس کا مقصد مسلمانوں کے پاکیزہ معاشرے کے تصورات کو تباہ و برباد کرنا ہے۔ وہ فرماتے تھے! فطرت نے عورت کو گھر سنبھالنے کے لئے پیدا کیا ہے لیکن مرد نے اپنی عیاشی کے لئے عورت کو سیکرٹری، داشتہ، اسٹینوٹائپسٹ، ری سپشمنٹ اور کلرک بنالیا ہے۔

علامہ نے عورتوں کے مردوں کے شانہ بشانہ کام کرنے کے تصور پر تنقید کرتے ہوئے فرمایا: یہ لغویات ہے۔ اس اختلاط کی بجائے عورتوں کو اپنے حلقہ میں اپنا کام کرنا چاہیے اور مردوں کو اپنے دائرہ کار میں فرائض ادا کرنے چاہیے۔ (روزنامہ نوائے وقت لاہور ۷۶ء۱۹)

پردے کا حامی:

وہ ۱۹۲۷ء میں اسلامیہ کالج کی ایک تقریب میں مہمان خصوصی تھے باتوں باتوں میں پردے کا ذکر چھڑ گیا۔ کالج کے پرنسپل عبداللہ یوسف

علی علامہ اقبال سے مخاطب ہوئے۔

ڈاکٹر صاحب! آپ کو تو پردے کا مخالف ہونا چاہیے تھا؟

علامہ صاحب : میں تو پردے کا بڑا حامی ہوں..... اس کی وجہ؟

علامہ صاحب : بے پردگی اور عریانی سے وہ راز کھل جاتا ہے جو جنسیت کی جان ہے۔ (ماھنامہ السعید مارچ ۱۹۹۹ء)

نسوانیت زن کا نگہباں ہے فقط مرد

بیگم باپردہ : عرشی صاحب امرتسری کا علامہ اقبال کے ہاں آنا جانا بکثرت تھا۔ ایک دفعہ جب وہ کراچی میں تھے میرے استفسار کے جواب میں انہوں نے میرے نام ایک خط میں لکھا تھا : ایک مرتبہ علامہ اقبال امریکہ یا کسی مغربی ملک میں بصورتِ وفد گئے تھے دیگر ارکان وفد اپنی بیویوں سمیت جارہے تھے علامہ صاحب نے اس سے انکار کیا اور کہا "میری بیگم پردہ کی پابند ہے اور ایسے وفدوں میں پردہ کا ذکر تک نہیں ہوتا"

غیرت : ایک مرتبہ کسی نے آپ سے پوچھا کہ عورتوں کے پردہ کے متعلق آپ کا کیا خیال ہے؟ تو آپ نے جواب میں فرمایا : "عورتیں تو کیا میرے نزدیک آج کل کے لڑکوں کو بھی پردہ کرنا چاہیے" (کیونکہ وہ عورتوں کی سی شکل وصورت بناتے ہیں ایک تو حسین دوسرا یہ کہ شریر بھی ہیں)
(رسالہ پردہ نسواں ص ۳۵ از محمد بہاء الحق)

گورنری چھوڑ دی : انگریز "لارڈ ولنگڈن" کے زمانے میں علامہ اقبال کو اپنا گورنر بنا کر جنوبی افریقہ بھیجنا چاہتے تھے۔ من جملہ شرائط کے ایک

شرط یہ بھی تھی کہ تمام سرکاری تقریبات میں بیگم اقبال ان کے ہمراہ ہوں گی۔ علامہ اقبال صاحب نے یہ کہہ کر اس پیش کش کو ٹھکرا دیا کہ: "بے شک میں ایک گنہگار مسلمان ہوں اور اعمال کے اعتبار سے مجھ سے بہت سی کوتاہیاں سرزد ہوتی ہیں۔ تاہم میں اتنا بے غیرت نہیں ہوں کہ محض ایک سرکاری عہدے کی خاطر اپنی بیوی کو بے پردہ کروں"

(ماھنامہ بتول اپریل ۱۹۷۲ء۔ نوائے وقت لاہور ۱۴ جنوری۔ ماھنامہ رضائے مصطفےٰ فروری ۱۹۸۵ء)

انگریزی لباس: ڈاکٹر اقبال کے صاحبزادے جسٹس جاوید اقبال لکھتے ہیں: ابا جان کو انگریزی لباس سے سخت نفرت تھی مجھے ہمیشہ شلوار اور اچکن پہننے کی تلقین کیا کرتے۔

دو چوٹیاں: منیرہ (ہمشیرہ) اگر اپنے بالوں کو دو حصوں میں گوندھتی تو برا مناتے اور کہتے: بیٹی اپنے بال اس طرح نہ گوندھا کرو یہ یہودیوں کا انداز ہے۔ (رضائے مصطفےٰ مئی ۱۹۷۷ء)

علیحدہ درسگاہ

اس میں شک نہیں لڑکے اور لڑکیوں دونوں کی تعلیم و تربیت کے حق میں تھے مگر وہ مخلوط طرز تعلیم کے قطعاً خلاف تھے بیگم سر راس مسعود مرحوم کے ایک سوال کے جواب میں علامہ اقبال نے ایک مرتبہ فرمایا تھا: بے شک قرآن حکیم میں حصول علم پر بڑا زور دیا گیا ہے لیکن اس میں یہ کہاں کہا گیا ہے کہ لڑکے اور لڑکیاں ایک ہی مکتب میں مل جل کر تعلیم حاصل

کریں۔

آپ نے ان خیالات کا عملی ثبوت اس وقت مہیا کیا کہ جب آپکی بچی منیرہ کی تعلیم وتربیت کا زمانہ شروع ہوا۔ یہ ۱۹۳۷ء کی بات ہے آپ نے اپنی لڑکی کی تعلیم کے لیے سب سے پہلے ایک "لائق اور باخلاق مسلمان خاتون" کی تلاش شروع کی اور علی گڑھ ودیگر مقامات پر خطوط لکھے گئے اخبارات میں اشتہارات بھی دیے گئے مگر کوئی مسلمان استانی اس ساری تگ ودو اور تلاش و جستجو کے باوجود نہ مل سکی آخر مجبور ہو کر ایک جرمن خاتون کی خدمات حاصل کی گئیں۔ یہ جرمن معلّمہ علی گڑھ کے ایک پروفیسر کی ہمشیرہ تھیں۔

(سید مظہر علی ادیب روزنامہ مغربی پاکستان۔ رضائے مصطفےٰ جولائی ۷۷)

آپ نے ڈاکٹر اقبال کے طریقہ تعلیم پہ غور کیا کہ صرف بچی کی تعلیم کے لئے "ایک لائق اور باخلاق مسلمان خاتون" کی ضرورت کیوں پیش آئی جبکہ بچی کو صرف پڑھانا تھا اس کے لئے "باخلاق" کی قید کیوں لگائی وہ اس لئے کہ بچوں پر استاد کے اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ صالحین کی صحبت صالح بناتی ہے اور گمراہوں کی صحبت گمراہ بناتی ہے۔ انسان کی زندگی بچپن میں بنتی ہے اور وہ ہے صحبت جو صحبت ملے گی اسی میں ڈھلے گا۔

کیا آج کے تعلیم یافتہ، مغربی تہذیب یافتہ سیاست دانوں اور اعلی حکام میں بھی ایسی مثال ملتی ہے۔ نہیں۔

گلا تو گھونٹ دیا اہل سکول نے تیرا

کہاں سے آئے؟ صدا لا الہ الا اللہ

یہ بھی نکتہ ملا کہ لڑکیوں کی تعلیم کے لئے صرف عورتیں کافی نہیں بلکہ ”لائق اور باخلاق مسلمان خاتون“ کی ضرورت ہے تاکہ بچیاں بے حیا، بے پردہ فیشن ایبل، مغربی تہذیب یافتہ، عریانیت پھیلانے والی نہ بنیں“ بلکہ سچی با حیا مسلمان بنیں۔

ماں کا دودھ بچہ کے لئے اللہ کی طرف سے رزق ہے

بچہ پیدا ہوتے ہی اللہ تعالیٰ اس کا رزق ماں کی چھاتیوں میں دودھ کی صورت میں پیدا کرتا ہے۔ بچے کا یہ وہ پہلا قدرتی حق ہے جو آج کی مغربی تہذیب یافتہ، بے پردہ، ماڈرن عورتیں غضب کرتی ہیں۔ اور پھر یہی عورتیں سیمیناروں میں ”حقوق نسوانیت“ کے متعلق بڑے بڑے مقالے پڑھتی نظر آتی ہیں۔ بی بی محترمہ خود اس روش پر ہیں۔ جو عورتیں اپنے بچوں کو انصاف نہیں دے پاتیں وہ خواتین کو انصاف خاک دیں گی۔ دودھ کا خارج نہ ہونا مضر صحت ہے اس لئے اعلیٰ عہدوں پر فائز ماڈرن عورتیں ایک مخصوص آلہ سے دودھ خارج کرتی ہیں جو کہ اسراف ہے اور بچے کے قدرتی حق پر ڈاکہ ہے۔

اور اس کے بدلے بچہ کو ڈبے والا خشک دودھ بلا ضرورت پلایا جاتا ہے۔ بچہ کی تربیت میں یہ پہلی بنیادی غلطی ہے۔ بچہ کو جب پاک دودھ، ماں کی

شفقت، پاک ماحول، اسلامی طرز زندگی نہیں ملے گی تو جیسا ماحول ہوگا ویسا ہی بچہ ڈھلے گا۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

کل مولود یولد علی فطرة فابواه یهودانه او ینصرانه او یمجسانه

ترجمہ: یعنی ہر بچہ فطرت اسلام پر پیدا ہوتا ہے پھر اس کے ماں باپ اسے یہودی، نصرانی یا مجوسی بنا لیتے ہیں۔

سیرت فرزند ہا از امہات　　جوہر صدق و صفا از امہات

لڑکا ہو یا لڑکی دونوں کو دو دو سال دودھ پلایا جائے۔

قرآن حکیم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

والوالدات یرضعن اولادھن حولین کاملین

(پ۲ ع۱٤)

ترجمہ: اور مائیں دودھ پلائیں اپنے بچوں کو پورے دو برس۔

علامہ اقبال اپنی والدہ ماجدہ امام بی بی کی وفات پر بار بار کہتے بی بی جی آپ نے مجھ پر بڑا احسان کیا۔ لوگوں کے استفسار پر فرمایا: میرے والد صاحب ڈپٹی وزیر علی کے ہاں ملازم ہوئے جو انگریز کی پینشن کھاتے تھے میری والدہ صاحبہ نے محض اس شبہ میں کہ ان کی آمدنی کا ایک حصہ شرعاً مشکوک ہے مجھے دودھ پلانا بند کر دیا پھر اپنی محنت سے خریدی ہوئی بکری کا دودھ مجھے پلانے لگی حالانکہ بعد میں والد صاحب نے صورت حال کی

وضاحت بھی فرمائی اور ڈپٹی صاحب کی ملازمت چھوڑ دی تھی علامہ صاحب کے بقول کہ بی بی جی نے مجھ پر بڑا احسان کیا کہ مجھ پر بچپن ہی سے رزق حلال کی اہمیت واضح ہو گئی تھی۔ (اسرار و رموز ص ۳۷ بحوالہ ماہنامہ القول السدید جون ۱۹۹۲ء)

ماں کے دودھ کے متعلق جدید تحقیق

لندن (ریڈیو رپورٹ) عالمی ادارہ صحت اور صحت کے دوسرے بین الاقوامی اداروں کے ماہرین نے بتایا ہے کہ طویل تحقیق سے یہ بات ثابت ہو گئی ہے کہ ماں کے دودھ کا کوئی نعم البدل نہیں ہے اور ماں کے دودھ میں ایسے اجزا ہوتے ہیں جو بچے کو بہت سی بیماریوں سے محفوظ رکھتے ہیں۔

بی بی سی کے مطابق ان ماہرین نے بتایا ہے کہ بچوں کے لیے مصنوعی دودھ میں وہ تمام اجزا شامل کرنا ممکن ہی نہیں ہے جو ماں کے دودھ میں ہوتے ہیں اس لیے وہ اس کا نعم البدل نہیں ہو سکتا۔ ان ماہرین نے بتایا ہے کہ بہت سے ترقی پذیر ملکوں میں صاف پانی بھی میسر نہیں ہے۔ اس لیے جب بوتل میں دودھ تیار کیا جاتا ہے تو اس میں جراثیم شامل ہو جاتے ہیں۔

ماؤں کی اکثریت کو بوتل صاف کرنا تک نہیں آتی۔ علاوہ ازیں وہ بچوں کو مصنوعی دودھ دیتے وقت کفایت کر جاتی ہیں کیونکہ انہیں دودھ جلد ختم ہونے کا اندیشہ رہتا ہے۔ جس کی خریداری پر انہیں خاصی رقم صرف کرنا پڑتی ہے۔ نتیجتاً بچے کو پوری غذائیت نہیں ملتی۔ بی بی سی کے مطابق عالمی

ادارے نے ایک ضابطہ منظور کیا ہے جس کے تحت خشک دودھ تیار کرنے والی کمپنیوں پر بعض پابندیاں لگائی گئی ہیں۔

(قرشی دواخانہ کا میگزین قومی صحت ص ۸)

ایک بے پردہ عورت کی کہانی، اس کی اپنی زبانی

وہ معزز تھے زمانے میں مسلمان ہو کر
اور ہم خوار ہوئے تارک قرآن ہو کر

اس واقعہ کو بیس سال کا عرصہ بیت گیا ہے لیکن اس کے نقش روز اول کی طرح تازہ ہیں۔ اور آج بھی یہ آواز میرے کانوں میں گونجتی رہتی ہے کہ "جب قوم میں سب تم جیسی بیٹیاں پیدا ہونے لگیں گی وہ قوم کا بدترین دور ہوگا"۔

گرمیوں کی چھٹیوں میں ہم نے مری جانے کا پروگرام بنایا ایسا لگتا تھا جیسے ساری دنیا کا حسن مری میں اُمڈ آیا ہو۔ مغربیت کی تقلید میں وہ اتنے دور نکل آئے تھے کہ پیچھے مڑ کر دیکھنے کی ان کو فرصت نہ تھی ہر شخص دوسروں سے آگے نکلنے کی کوشش میں تھا خواتین نے ایسے لباس پہنے ہوئے تھے کہ نسوانیت خود اپنے آپ پر شرما رہی تھی۔ میں بھی اس دوڑ میں پیچھے رہ جانے کے حق میں نہیں تھی۔ شاپنگ کے لئے بازار میں ہر طرف ایک نفسا نفسی کا عالم تھا۔ کچھ نوجوان بے کار بیٹھے آنے جانے والوں کو گھور گھور کر دیکھ رہے تھے۔

"بیٹی یہ چادر اوڑھ لو" میں ٹھٹک کر اس طرف دیکھنے لگی جس طرف سے آواز آئی تھی وہ میرے بہت قریب کھڑی تھی بوڑھے ہاتھوں میں چادر لرز رہی تھی۔ بوڑھی آنکھوں میں دکھ ہی دکھ نظر آرہا تھا۔

بیٹی ! ہمارے خواب کی حقیقت اتنی بھیانک تو نہ تھی ؟ اس کونے سے لے کر ملک کے آخری کونے تک چلی جاؤ، تمہیں بے شمار شہیدوں کا خون ملے گا جنہوں نے ایک چادر بچانے کے لئے بے دریغ قربانیاں دیں۔ ان بہنوں کی آہیں ملیں گی جو اپنی ناموس کو بچانے کے لئے زندہ دفن ہو گئیں۔ اپنے آپ کو غور سے دیکھو! شرافت تم پر ماتم کناں ہے شاید ہماری قوم کا زوال شروع ہو گیا ہے کیونکہ جب قوم میں تم جیسی بیٹیاں پیدا ہونے لگیں گی وہ قوم کا بد ترین دور ہو گا۔ تم جو مغربیت کے پیچھے اندھادھند دوڑ رہی ہو، بولو! مغربیت نے تمہیں کیا دیا، عریانیت، فحاشی، دولت کی ہوس اس دوڑ میں تم اپنا سب کچھ کھو بیٹھی ہو۔

بیٹی ! عورت تو ایک مقدس روپ ہے تم اس روپ کو کیوں داغدار کر رہی ہو ؟ ان شہیدوں کو کیا جواب دو گی جن کی روحیں تمہارے دروازوں سے مایوس لوٹ جاتی ہیں ؟

میں چونک اٹھی آگے بڑھ کر معافی مانگنا چاہتی تھی لیکن نہ جانے وہ کب کی اس ہجوم میں گم ہو گئی تھی یا شاید کسی کی بے چین روح تھی۔ مجھے ایسا محسوس ہوا جیسے میں سر بازار ذلیل ہو گئی ہوں۔

"جب قوم میں تم جیسی بیٹیاں پیدا ہونے لگیں گی وہ قوم کا بد ترین دور ہو گا" یہ الفاظ میرے ضمیر پر ہتھوڑے برسانے لگے یہ ایک سے نہیں

پوری قوم کی بیٹیوں سے کہا گیا تھا۔

میں نے اپنے آپ سے عہد کر لیا میں یہ داغ کبھی عورت کے ماتھے پر نہیں لگنے دوں گی۔ ہر عورت تک یہ پیغام پہنچاؤں گی۔ عورت روز ازل سے مقدس رہی ہے اور ابد تک رہے گی۔ ہم شہیدوں کو شرمندہ نہیں ہونے دیں گی اور شمع محفل بن کر بر سر عام "دعوت نظارہ" نہیں دیں گی کیونکہ عورت شرعاً اور اخلاقاً پردہ کی چیز ہے، نمائش کی نہیں۔

(ماھنامہ رضائے مصطفےٰ گوجرانوالہ دسمبر ۱۹۸۸ء)

غیرت مند خواتین کا کردار

حضرت خالد بن ولید اور حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہما کی زیر قیادت رومیوں کے ساتھ ایک جنگ میں رومیوں نے مکر و فریب کے ساتھ حضرت خولہ اور دیگر چند مسلمان خواتین کو اسیر کر لیا اور انہیں ایک خیمہ میں پہنچا دیا گیا۔ حضرت خولہ نے سب عورتوں کو اکٹھا کر کے ان میں حسب ذیل تقریر کی:

اے ناموسان حمیر و تبع! اور اے عمالقہ کی باقیات صالحات! کیا تم چاہتی ہو کہ روم کے وحشی درندے تم کو اپنی ہوا و ہوس کا نشانہ بنالیں۔ اور کیا تمہیں یہ پسند ہے کہ تم اپنی بقیہ عمریں اغیار کی خدمت گذاری میں صرف کر کے فاتحین عرب پر کلنک کا ٹیکہ لگادو۔ کہاں گئی تمہاری وہ حمیت و شجاعت جس کا چرچہ محافل عرب کے لئے باعث سربلندی تھا۔ میرے نزدیک اغیار کے ہاتھوں ذلت اٹھانے سے کہیں زیادہ بہتر ہے کہ ہم سب کی سب خدا کی راہ میں حقیر جانوں کا ہدیہ پیش کر دیں اور اپنی قوم کو ہمیشہ کی بدنامی سے محفوظ

کرلیں۔ اگرچہ ہم نہتی ہیں لیکن اللہ عزوجل کی مدد ہمارے ساتھ ہے۔ خیمہ کی چوبیں اکھاڑ کر ایک دم ان نامرادوں پر حملہ کریں ہم فتح یاب ہوں یا "اللہ کی راہ میں شہید"۔

یہ سنتے ہی تمام خواتین نے خیموں کی چوبیں اکھاڑ کر یکبار گی حملہ کر دیا۔ حضرت خولہ نے ایک رومی کے سر پر اس زور سے چوب ماری کہ وہ بیہوش ہو کر گرا اور کچھ دیر کے بعد واصل جہنم ہو گیا۔ رومی یہ منظر دیکھ کر بدحواس ہو گئے اور ان کے افسر نے ان کو حکم دیا کہ ان کو گھیرے میں لے لو۔

مؤرخین لکھتے ہیں کہ جب بھی کوئی سوار آگے بڑھتا خواتین اسلام بھوکی شیرنیوں کی طرح اس پر ٹوٹ پڑتیں اور اس کی تکا بوٹی کر دیتیں۔ اتنے میں سپہ سالار اسلام حضرت خالد اپنے ساتھیوں کے ساتھ ان اسیر خواتین کی جستجو میں آپہنچے۔ رومی (کفار، مجاہدین اسلام کو) دیکھ کر بھاگ اٹھے۔ ان خواتین نے تیس کافروں کو واصل جہنم کیا۔

یہ تھا ہمارے ماضی کا ایک مختصر نمونہ اور ہمارے حال سے آپ بخوبی واقف ہیں۔ کہاں وہ مجاہدات و سرفروش و غیرت مند خواتین..... اور کہاں یہ فیشن ایبل، ماڈرن، بے پردہ، عریاں پھرنے والی عورتیں؟ ان کے سینوں میں "علم" کی تڑپ تھی اور ان کے سینوں میں "فلم" کی تڑپ ہے۔ ان کے ہاتھوں میں چوب، اور ان کے ہاتھوں میں کیسٹ۔ وہ میدان قتال میں اور یہ سینما ہال میں۔ خوب لکھا ہے شاعر نے کہ:

وہ مائیں گھر کی دیواروں کی رونق
نہ یہ مائیں جو بازاروں کی رونق

وہ مائیں نمازی و غازی پیدا کرتی تھیں اور یہ مائیں ہپی و ٹیڈی پیدا کرتی ہیں۔ ان کے ہاتھوں میں تسبیح اور ان کے ہاتھوں میں میک اپ کا باکس:

وہ مائیں پیدا کرتی تھیں نمازی
یہ مائیں پیدا کرتی ہیں تو ٹیڈی
رہی ان ماؤں کے منہ پر تو چادر
اور ان ماؤں کے منہ پر سرخی پوڈر

(عورتوں کی حکایات ص ۳۴۸)

جہنم کو بھر دیں گے شاعر ہمارے

موسیقی سننا حرام اور دل کا وبال ہے۔ اسی طرح بے ہودہ و کفریہ شاعری بھی حرام ہے۔ مسلمانوں کو ان خرافات سے بچنا چاہیے۔ فلمی گانوں میں ایک موسیقی کا گناہ دوسرا اکثر گانے بے ہودہ حیا سوز پر مبنی ہوتے ہیں اور اسی طرح بعض گانوں کے اشعار کفریہ ہوتے ہیں۔ مثلاً

۱۔ دنیا بنانے والے کیا تیرے من میں سمائی
کاہے کو تو نے یہ دنیا بنائی

۲۔ تو بھی تو تڑپا ہو گا اس کو بنا کے
آنسو بھی چھلکے ہوں گے آنکھوں سے تیرے

۳۔ تجھ کو دی صورت پری سی دل نہیں دیا
ملتا خدا تو پوچھتا یہ ظلم تو نے کیوں کیا

۴۔ حسینوں کو آتے ہیں کیا کیا بہانے
خدا بھی نہ جانے تو ہم کیسے جانیں

۵۔ تعویذ بنا کر پہنوں تجھے آیات کی طرح مل جائے کہیں
میرا کلمہ تو میرا نغمہ تو جن کے سر میری عشق کی چھاؤں چل چھپا چھپا
اہل سنت و جماعت کے مرکزی دار العلوم امجدیہ عالمگیر روڈ کراچی
کے مفتی عبد العزیز حنفی نے فتویٰ جاری کرتے ہوئے کہا کہ ان گانوں کو
سننا۔ فروخت کرنا، گنگنانا، اور ریکارڈ کرنا کفر ہے۔ ویسے تو اسلام میں موسیقی
کو ناجائز قرار دیا گیا ہے۔ ان گیتوں میں موسیقی کے علاوہ کفری کلمات ہیں ان
کلمات کو سننا، بجانا اور ان کا ریکارڈ کرنا حرام ہے۔

ان کفریہ اقوال کو جانتے ہوئے ان کے کفریہ معنی کو سمجھتے ہوئے یہ
گانے بجائے یا سننے پر تجدید ایمان، و تجدید نکاح کا حکم دیا جائے گا۔ لہذا ایسے
گانوں کا مکمل بائیکاٹ کیا جائے۔

(ماھنامہ ضیائے اسلام دسمبر ۹۸ء)

جنسیت آگ کا دریا ہے!

''اسباق تاریخ'' کا مصنف ول ڈیورنٹ لکھتا ہے کہ جنسیت آگ کا
دریا ہے ضروری ہے کہ اس کے کناروں پر بند باندھے جائیں اور مختلف
پابندیاں لگا کر اس آگ کو ٹھنڈا کیا جائے۔

ایک اور مغربی مصنف کے مطابق کہ آزادی کا مطلب مادر پدر
آزادی ہر گز نہیں، آزادی کو مادر پدر آزادی سمجھ لینے سے جنسیت کی شیطانی
اور تباہ کن قوتوں کو کھیل کھیلنے کا موقع ملتا ہے اور اگر جنسیت کو کھلا چھوڑ دیا
جائے تو یہ قوموں کے لیے زوال اور تباہی کا باعث بنتی ہے۔'' مگر آج کل

کی یورپی تہذیب میں غیر ذمہ دارانہ اور غیر امتیازی جنسیت پر فخر کرنا روزمرہ کا معمول بن چکا ہے۔

''جنسیت اور تہذیب'' کا مصنف جے ڈی انون لکھتا ہے : جنسی مواقع کو محدود کرنے سے معاشرہ میں فکر کی بلندی اور قوۃ پیدا ہوتی ہے جس کا نتیجہ تہذیبی ترقی کی صورت میں ظاہر ہوتا ہے لیکن اگر کسی معاشرہ میں جنسی مواقع پر کوئی پابندی نہ ہو تو وہ تہذیبی لحاظ سے انحطاط کا شکار ہو جاتا ہے۔ تاریخ بتاتی ہے کہ عورتوں کی آزادی کے ساتھ ہی معاشرہ کی اجتماعی قوت میں زوال آتا رہا ہے۔ اس کا سبب عورتوں کی آزادی سے لازم وملزوم جنسی مواقع کی بہتات تھی۔ انسانی تاریخ میں عورتوں کی آزادی کی کوئی ایسی مثال نہیں جس کے ساتھ جنسی مواقع میں اضافہ نہ ہوا ہو۔''

ہمارے ہاں کی بعض مغرب زدہ خواتین بغیر سوچے سمجھے ''آزادی نسواں'' کے حق میں ایجی ٹیشن کرتی پھرتی ہیں ان کی آنکھوں پر پردہ پڑ چکا ہے۔ مغربی ممالک نے عورتوں کی آزادی میں جو گل کھلائے ہیں اور جس طرح اخلاقی تباہی مچائی ہے وہ اسے دیکھ نہیں سکتیں۔ حکومت کے بعض سربراہ جو زبان سے دن رات اسلام کی رٹ لگاتے ہیں وہ بھی اپنے طرز عمل سے عورتوں کی آزادی کی حوصلہ افزائی کرتے نظر آتے ہیں شاید اس لئے کہ لوگ انہیں دقیانوسی نہ سمجھیں۔

اخبارات مغرب زدہ خواتین کی سرگرمیوں کو زیادہ اچھالتے ہیں۔ بے پردہ خواتین کی رنگین تصویریں دینا موجودہ صحافت کا لازمہ بن چکا ہے۔ ہمارے ملک کی بیشتر خواتین اللہ تعالیٰ اور جناب رسول پاک ﷺ کے

احکامات کے مطابق زندگی بسر کرنے کے حق میں ہیں۔ مگر ان کی آواز کو اخبارات میں کوئی اہمیت نہیں دی جاتی، اسلام کے حق میں کئے گئے ان کے اجتماعات کو نظر انداز کر دیا جاتا ہے۔ (روزنامہ نوائے وقت کالم نور بصیرت ۱۹۹۵ء)

انسانی حقوق کونسل پاکستان کے صدر سابق رکن قومی اسمبلی ممتاز احمد تارڑ نے راولپنڈی پریس کلب میں ۱۹۹۵ء کے دوران پاکستان میں خواتین کے حقوق کی پامالی کی رپورٹ پیش کی اور انکشاف کیا ایک سال دوران بارہ ہزار خواتین جبری آبروریزی کا نشانہ بنیں۔ (اور جن مغربی تعلیم یافتہ لڑکیوں کا یہ پیشہ بن چکا ہے ان کا شمار نہیں) تھانوں میں بتیس خواتین کی عزت لوٹی گئی۔ تشدد سے پانچ ہلاک ہو گئیں۔ زیادتی کا شکار بننے والی زیادہ تر خواتین کا تعلق غریب گھرانوں سے ہے۔

ہمارے ہاں اخلاقی اقدار کی پامالی ٹی وی اور ڈش پروگراموں اور پھر بلیو فلموں کی بھر مار کے باعث ہے۔ نئی نسل جب ایسی اخلاق سوز اور فحش فلمیں دیکھتی ہے تو پھر اپنے ذہنی انتشار سے مجبور ہو کر وہ کسی بھی گھناؤنی حرکت میں ملوث ہو سکتی ہے۔ آبروریزی کے واقعات میں اس قدر اضافے کے بعد ارباب حکومت کو فوری طور پر کان کھڑے کرنے چاہیئے۔

(تصوف اور ایمان کے موتی ص ۱۴۲)

اگر عورت کو چار دیواری میں محفوظ رکھا جاتا ان پر کڑی نظر رکھی جاتی تو آج یہ گل نہ کھلائے ہوتے۔ یہ سارا وبال بے پردگی اور آئے دن گھر سے بغیر مرد کے نکلنے کا ہے۔ کاش مسلمان! پردے کی اہمیت کو سمجھیں۔

اے مسلم عورت!

جلوت میں حیا کیجئے انسانوں سے اور خلوت میں رب تعالے سے۔
یاد رکھیے! مغربی تہذیب یافتہ طبقہ ایک سوچ سمجھے منصوبے کے تحت مسلم امہ کو بے غیرت بنایا جارہا ہے۔ ہم کو چاہیے کہ اس ناپاک سازش کو جوانمردی سے پاش پاش کریں۔

ٹی وی پر لڑکی اور لڑکے کی دوستی کے سین دکھائے جاتے ہیں ڈرامے لواسٹوری کے گرد گھومتے ہیں۔ فون پر بھی معاشقہ عروج پر ہے۔ بعض پردیدار گھروں میں بھی عورتوں کی تصویر سازی کا "شوق جنون" اختیار کر گیا ہے اور پھر فیشن ایبل میک اپ سے تیار شدہ لڑکیوں کی تصویر گھر گھر، محلّہ محلّہ پھرتی ہیں۔ اسی طرح بعض پردہ دار فیملی والے بھی اپنے شادی وغیرہ کے پروگراموں کو مووی کے ذریعے ریکارڈ کراتے ہیں۔ اپنے خاندان کی تمام رسومات کو کیمرہ کے ذریعے محفوظ کیا جاتا ہے، رسومات سے زیادہ فکر بیوٹی پارلر سے تیار شدہ لڑکیوں کی اداؤں کی ہوتی ہے۔

وہ تعلیمی ادارے جہاں لڑکے اور لڑکیاں اکٹھے پڑھتے ہیں ان درسگاہوں میں تعلیم واخلاقی تربیت سے زیادہ دوستی اور لوسٹوری کی کہانی چلتی ہے۔ اگر درسگاہوں سے لڑکیوں کا داخلہ ممنوں قرار دیا جائے تو یہ ادارے ویران ہو جائیں۔ یہ ساری چھل پھل صنف نازک کے سبب سے ہے۔ اسی طرح ہاسٹلوں، گورنمنٹ ہاسپٹل کی نرسوں کی عادات واطوار بھی کسی سے چھپے ہوئے نہیں۔ پہلے نرسوں کے شعبے میں صرف غیر مسلم بھنگی کی قوم سے لڑکیاں ہوتی تھیں لیکن جنسیت کی آگ کے دریا کو روکا نہیں گیا تو اب شرفا

کے گھروں کی لڑکیاں بھی سر اٹھا کے پہنچ گئی ہیں۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا: شراب گناہ کا مجموعہ ہے اور عورتیں شیطان کا جال ہیں (انکی کم عقلی، بے پردگی، تصویر، آواز، فیشن کے ذریعے، شیطان مردوں کو پھسلاتا ہے۔ برے خیالات میں مبتلا کرتا اور اپنے جال (گناہ) میں پھنساتا ہے) دنیا کی محبت ہر گناہ کی جڑ ہے۔ (مشکوۃ)

پہلے زمانہ میں جو ناچتا تھا اسے نفرت سے دیکھا جاتا تھا اور اسے ''میراثی'' کہتے تھے۔ اپنے مقام سے گر کر نچلی قوم کا ہو گیا ہے اگر بچے کو ناچتے دیکھ لیتے تو انہیں جلال آجاتا تھا کہ ہمارا بچہ ناچ رہا ہے۔ اسے ایسی سزا دیتے کہ پھر اسے ایسی حرکت کی ہمت نہیں ہوتی تھی۔ لیکن آج ہر گھر ''ناچ گھر'' بن گیا ہے بلکہ حکومت گلوکاروں، اداکاروں کے ذریعے پوری قوم کو نچا رہی ہے اور اس سلسلہ میں میڈیا بھی کسی سے پیچھے نہیں۔ وہ بھی اپنا بھرپور کردار ادا کر رہی ہے۔

اپنی اصلیت سے ہو آگاہ اے غافل مسلمان!

عورت پر زبردست ظلم نہیں کہ ان سے ڈبل کام لیے جارہے ہیں کہ باہر سروس اور گھر میں گھر کا کام کاج۔ اے مسلم عورت تو خود سوچ!

اسلام نے تمہیں گھروں میں بٹھا کر تمہارے ساتھ انصاف کیا ہے کہ تم پر صرف گھر کی ذمہ داری رکھی ہے باہر کا کام و ذمہ داری مردوں کے سپرد ہے۔

آسیب سے بچنے کی تدابیر

خوبرو نوجوان لڑکیوں کی اکثریت آسیب کے زیر اثر ہے۔ دینی مذہبی گھرانے کی لڑکیاں اکثر اس مصیبت سے محفوظ رہتی ہیں۔ وہ اس لئے کہ ان میں پاکیزگی اور دینداری ہوتی ہے۔ ماڈرن مغربی تہذیب یافتہ گھرانے کی لڑکیوں کی اکثریت پر جنات کا اٹیک ہوتا ہے۔ مغربی دنیا جہاں عورت آزاد، مادر پدر آزاد ہوتی ہے جہاں غیرت، حیا، پردہ حتیٰ کہ اپنے لباس سے بھی آزاد پھرتی ہیں۔ امریکہ، یورپ وغیرہ وغیرہ ممالک میں جنات کی مصیبت زوروں پر ہے۔ بے تحاشہ لڑکیاں یہ عذاب سہہ رہی ہیں۔ وہاں جیسے حسن کی دھوم ہے اسی طرح انکی ناپاکی بھی ضرب المثل ہے۔ روزانہ میرے پاس ایسے کیس آتے رہتے ہیں اس لئے بہتر ہوگا کہ "آسیب سے بچنے کی تدابیر" یہاں درج کی جاتی ہیں تاکہ اس پر عمل کر کے ہمیشہ کے لئے اس مصیبت سے چھٹکارا حاصل کریں۔

۱۔ یہ اطمینان کیجئے کہ آپ کا غسل اتر چکا ہے (غسل صحیح طریقہ پر کیجئے)

۲۔ بغل اور زیر ناف کے بال صاف کرنے میں جلدی کریں چالیس روز سے زیادہ تاخیر نہ کیجئے۔ جنابت کی حالت میں بال صاف نہ کیجئے۔

۳۔ نیل پالش کی وجہ سے بھی غسل نہیں ہوتا۔

۴۔ غسل کے وقت اپنا جسم کپڑے سے ڈھانپیے۔

۵۔ جماع کے وقت بھی کپڑوں سے بالکل آزاد نہ ہونا چاہیے۔

۶۔ حیض و نفاس سے فارغ ہونے کی صورت میں خوب صفائی کیجئے۔

۷۔اپنے گھر میں بھی سر کو ڈھانپیے۔

۸۔لیٹرین میں سر ڈھانپ کر جایئے۔

۹۔ جب بھی لیٹرین میں جائیں تو داخل ہونے سے پہلے پیارے پیغمبر ﷺ کی بتائی ہوئی دعا ضرور پڑھیے:

اللھم انی اعوذ بک من الخبث والخبائث۔

ترجمہ: اے اللہ! تیری پناہ پکڑتا ہوں خبیث جنوں اور جنتیوں سے۔

۱۰۔ بے پردگی سے بچئے یہ بہت سی مصیبتوں کا پیش خیمہ ہے۔

۱۱۔ لباس وہ پہنیے جس سے جسم کی حفاظت ہو انسانوں سے، جنات سے، نظر بد سے اور ایسا نہ پہنیے جس سے جسم کی نمائش ہو۔

۱۲۔ اپنے خیالات پر کنٹرول کیجئے برے خیالات کو جنم نہ دیں ورنہ غیر شادی شدہ نوجوان لڑکیوں کو لیکوریا جیسا موذی مرض لگ جاتا ہے جو کہ جوانی کو چاٹ لیتا ہے۔ایسے حالات میں بھی پاکی نہیں رہتی۔

۱۳۔ ڈش پر بے ہودہ فلمیں دیکھنے سے ذہن میں خراب خیالات جنم لیتے ہیں جس کے سبب انزال ہوتا ہے، اس سے بھی ناپاکی رہتی ہے۔

۱۴۔ بعض سرد علاقوں میں دیکھا گیا ہے کہ روزانہ نہیں نہاتے بلکہ مہینوں اور بعض کو سال بھی گذر جاتے ہیں۔ صفائی نصف ایمان ہے، صفائی

مسلمان کا شعار ہے۔ روزانہ نہانے کی عادت ڈالیں یا پھر ہفتہ میں ایک بار ضرور نہائیں۔

نوٹ: اگر کسی کو جنات یا جادو سے شکایت ہو تو ہم سے روحانی علاج حاصل کریں انشاء اللہ تعالیٰ نجات مل جائے گی۔

(آستانہ عالیہ غوث اعظم مسجد مولانا بلبل سندھ روڈ، لاڑکانہ سندھ)

نظر بد سے محفوظ رہیے!

نبی پاک صاحب لولاک ﷺ کا فرمان گرامی ہے: ''نظر حق ہے'' اور قضاء پر اگر کوئی چیز سبقت لے سکتی تو وہ نظر ہوتی۔ (صحیح مسلم)

حدیث پاک میں ایک واقعہ آیا ہے کہ ایک صحابی حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ جو کہ بہت خوبصورت جسم کے مالک تھے ایک دن ان کو غسل کرتے ہوئے ایک اور صحابی نے دیکھا تو منہ سے نکل گیا کہ ''میں نے اتنی خوبصورت جلد کسی پردہ نشین کی بھی نہیں دیکھی'' یہ کہنا تھا کہ اسی وقت حضرت سہل بن حنیف گر گئے (یعنی بیمار ہو گئے) تو نبی کریم ﷺ سے ان کی کیفیت عرض کی گئی۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ تمہیں کس پر گمان ہے کہ اس نے اسے نظر لگائی ہے۔ تو صحابہ کرام نے ایک صحابی کے متعلق عرض کی۔ آپ نے انہیں بلایا اور فرمایا کہ تم ایک دوسرے کو کیوں قتل کرتے ہو۔ اس کے بعد فرمایا کہ تم اپنے اعضاء وضو کو دھوؤ تو انہوں نے ایسا ہی کیا اور آپ ﷺ نے اس سے پانی کا چھینٹا سہل بن حنیف کو مارا تو وہ فوراً درست ہو گئے۔ (مشکوۃ)

لہذا اگر معلوم ہو جائے کہ فلاں آدمی نے کسی چیز کو دیکھا ہے اور فوراً وہ چیز متغیر حالت میں آگئی یعنی جانور یا آدمی ہو تو بیمار ہو جائے اور اگر کوئی غیر جاندار چیز جیسے گاڑی وغیرہ ہو تو وہ ایکسیڈنٹ ہونے لگے، زمین ہو تو فصل کم دینے لگے، تو اس خاص آدمی سے وضو کرا کے اس کا پانی جانور، آدمی یا گاڑی یا زمین کو چھینٹا دیں۔ اور چونکہ آج کے دور میں یہ معلوم کرنا کہ واقعی نظر ہے یہ انتہائی مشکل کام ہے اور بالخصوص جبکہ موجودہ رائج الوقت دین سے دوری کے سبب اس حقیقت کے منکر ہیں تو پھر مشکل ہی نہیں محال ہے کہ کسی نظر زدہ کو آپ ''علاج نظر'' کی طرف متوجہ کر سکیں۔ لیکن باوجود موجودہ حالات کے پیش نظر انسان اپنی ضرورت کے لیے ہر چیز سے استفادہ کرنے کی کوشش ضرور کرتا ہے۔ اس کوشش کے دوران ''ضرورت ایجاد کی ماں'' بن جاتی ہے تو یہ ماں پھر غیر اسلامی عقائد کو جنم دینے لگتی ہے۔

ہم بحمد اللہ تعالیٰ بقدر ہمت خود غیر اسلامی عقائد اور فوائد کے مقابل عین اسلامی عقائد اور فواد سے عامتہ المسلمین کی خدمت کرنے کا عزم رکھتے ہیں۔ بنابریں درج بالا سطور پیش خدمت کی ہیں۔

اس کے علاوہ جو احباب ''نظر بد'' کے کسی بھی طرح سے شکار ہو چکے ہوں یا بچوں، جانوروں اور ایسی اشیاء جن کے نظر بد سے متاثر ہونے کا خطرہ ہو ان کے لیے تعویذات حاصل کریں۔

(آستانہ عالیہ غوث اعظم متصل کینڈی مارکیٹ لاڑکانہ)

قاسم ولایت

تصنیف و تحقیق : صاحبزادہ سید محمد زین العابدین راشدی

نشان منزل : حضرت مولانا الحاج محمد منشاء تابش قصوری

○

عاشق مصطفیٰ، شیخ المشائخ، عارف باللہ، تاج العارفین، قاسم ولایت، استاد الاساتذہ، بحر العلوم والفیوض، فقیہ اعظم، مفتی اعظم

حضرت علامہ الحاج

خواجہ محمد قاسم محدث مشوری

قدس سرہ العزیز

کی دینی، ملی، علمی اور روحانی خدمات جلیلہ پر ایک عظیم الشان تاریخی کتاب قاسم ولایت چھپ کر منظر عام پر آئی ہے۔ جو کہ سندھ کے نامور قلمکار زینت اہل سنت حضرت مولانا صاحبزادہ سید محمد زین العابدین راشدی قاسمی کی ۹ سالہ محنت شاقہ تلاش و جستجو کا عظیم تاریخی شاہکار ہے۔

کتاب کے اختتام پر ملک کے نامور علماء کرام، مشائخ عظام کے تاثرات تعزیتی پیغامات، خراج عقیدت و اعترافات خدمات اور نامور شعراء کرام کا منظوم نذرانہ عقیدت درج ہے۔

شعبہ نشر و اشاعت : آستانہ عالیہ قاسمیہ، درگاہ حضرت مشوری شریف

P.O لاڑکانہ، سندھ، پاکستان۔